﴿......اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤتِیهِ مَنْ یَّشَآء﴾☆(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحْمُوْداً﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۸ جمعۃ المبارک ۲۹/جون ۲۰۰۱ء شماره ۲۶

۸/ربیع الثانی ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۲۹/احسان ۱۳۸۰ ہجری شمسی

عمده نمونه

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ۱۳ھ میں جنگ قادسیہ میں ایک ایرانی گرفتار ہو کر مسلمانوں کی قید میں آیا۔ اس نے مسلمانوں کی وفاداری، راستبازی اور ہمدردی کا منظر دیکھا تو بے ساختہ کہنے لگا کہ جب تک تم میں یہ اوصاف موجود ہیں تم شکست نہیں کھا سکتے۔ اب میرا ایرانیوں سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ کہہ کر وہ مسلمان ہو گیا۔

(تاریخ طبری جلد ۳ حالات قادسیہ ۱۳ھ)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام﴾

اسلام کی جو حالت اس وقت ہو رہی ہے اور یہ مختلف فرقہ بندیاں جو آئے دن ہوتی رہتی ہیں اور مخالف اس پر دلیر ہو رہے ہیں اور بیحیائی سے حملے اور اعتراض کرتے ہیں یہ سب اسی دَابَّةُ الْاَرْض کا فساد ہے

میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ ان کو مناسب ہے کہ ان کی گالیاں سن کر برداشت کریں اور ہرگز ہرگز گالی کا جواب گالی سے نہ دیں کیونکہ اس طرح پر برکت جاتی رہتی ہے

"یہ مجھے گالیاں دیتے ہیں لیکن میں ان کی گالیوں کی پروا نہیں کرتا اور نہ ان پر افسوس کرتا ہوں کیونکہ وہ اس مقابلہ سے عاجز آ گئے ہیں۔ اور اپنی عاجزی اور فرومائیگی کو بجز اس کے نہیں چھپا سکتے کہ گالیاں دیں، کفر کے فتوے لگائیں، جھوٹے مقدمات بنائیں اور قسم قسم کے افتراء اور بہتان لگائیں۔ وہ اپنی ساری طاقتوں کو کام میں لا کر میرا مقابلہ کر لیں اور دیکھ لیں کہ آخری فیصلہ کس کے حق میں ہوتا ہے۔ میں ان کی گالیوں کی اگر پروا کروں تو وہ اصل کام جو خداتعالیٰ نے مجھے سپرد کیا ہے رہ جاتا ہے۔ اس لئے جہاں میں ان کی گالیوں کی پرواہ نہیں کرتا، میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ ان کو مناسب ہے کہ ان کی گالیاں سن کر برداشت کریں اور ہرگز ہرگز گالی کا جواب گالی سے نہ دیں کیونکہ اس طرح پر برکت جاتی رہتی ہے۔ وہ صبر اور برداشت کا نمونہ ظاہر کریں اور اپنے اخلاق دکھائیں۔ یقیناً یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے۔ جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی۔ لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل و فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے۔ غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے۔

میں پھر اصل مطلب کی طرف رجوع کر کے کہتا ہوں کہ اسلام کی جو حالت اس وقت ہو رہی ہے اور یہ مختلف فرقہ بندیاں جو آئے دن ہوتی رہتی ہیں اور مخالف اس پر دلیر ہو رہے ہیں اور بیحیائی سے حملے اور اعتراض کرتے ہیں یہ سب اسی دَابَّةُ الْاَرْض کا فساد ہے۔ انہوں نے ہی عیسائیوں کو مدد دی ہے مگر اب خدا کا شکر کرو کہ اُس نے عین وقت پر دستگیری فرمائی ہے اور اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ اس لئے تم کو مناسب ہے کہ اس فضل کو جو تم کو دیا گیا ہے ضائع نہ کرو اور ادب کی نگاہ سے دیکھو اور اس مدد اور نصرت کی جو تمہیں دی گئی ہے قدر کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ خدا کی مدد بدوں، اور اُس کے بلائے بغیر کوئی شخص راستی سے اور پوری قوت سے ایک امر کو بیان نہیں کر سکتا۔ بغیر اس کے دلائل ملتے ہی نہیں اور طرز بیان نہیں دیا جاتا۔ اور یہ بھی خدا کا خاص فضل ہوتا ہے کہ اس طرز بیان سے نیکی کی قوت رکھنے والے اس شخص کو جو خدا کی قوت اور طاقت پا کر روح القدس سے بھر کر بولتا ہے شناخت کر لیتے ہیں۔ پس تم پر یہ خداتعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے تمہیں یہ قوت عطا کی اور شناخت کی آنکھ دی۔ اگر وہ یہ فضل نہ کرتا تو جیسے اور لوگ پردوں میں ہیں اور گالیاں دیتے ہیں تم بھی ان میں ہی ہوتے۔ جس چیز نے تم کو کھینچا ہے وہ محض خدا کا فضل ہے جیسے میاں عبدالحق ہی کو دیکھو کہ خدا کا فضل ان کی دستگیری نہ کرتا تو یہ کیونکر اس عیش کی جگہ سے نکل سکتے تھے۔ خصوصاً ایسی حالت میں کہ ان کے پاس کئی ناصح بھی جمع ہوئے اور انہوں نے منع بھی کیا کہ قادیان مت جاؤ بلکہ ایک نے گالی بھی دی۔ حالانکہ گالی دینا ان کے مذہب میں منع ہے اور عام طور پر تہذیب اور شائستگی کے بھی خلاف ہے۔ لیکن ان تمام باتوں پر خدا کا فضل غالب آ گیا اور ان کو کھینچ لایا۔ ان کو بدی کے اسباب ہی میسر نہ آئے ورنہ اگر یہ بیوی کر لیتے تو پھر ابتلا پیش آ جاتا۔ مگر خدا نے ہر طرح سے بچایا۔ خدا کا فضل مستحدث نہیں ہوتا۔ جس پر وہ اپنا کرم کرتا ہے اُسے ہر طرح سے بچا لیتا ہے۔ یہ خیال مت کرو کہ ہم مسلمان ہیں۔ اسلام بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو اور شکر کرو۔ اس کے اندر فلاسفی ہے جو زبان سے کہہ دینے سے حاصل نہیں ہوتی۔ اسلام اللہ تعالیٰ کے تمام تصرفات کے نیچے آ جانے کا نام ہے اور اس کا خلاصہ خدا کی سچی اور کامل اطاعت ہے۔ مسلمان وہ ہے جو اپنا سارا وجود خداتعالیٰ کے حضور رکھ دیتا ہے بدُوں کسی امید پاداش کے۔ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِن" (البقرہ:۱۱۳)۔ (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۱۸۰-۱۸۱)

جو شخص اپنی نجات چاهتا هے وه آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساته غلامی کا تعلق پیدا کرے

جب انسان فرشتوں کی تحریک پر نیکی اختیار کرتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں فرشتے ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں تو خداتعالیٰ اس دعا کو قبول فرما لیتا ہے کیونکہ وہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے

(مختلف آیات قرآنیه کے حواله سے صفت رحیمیت کے مختلف پهلوؤں کا تذکره اور آیات میں مذکور اهم مضامین ومسائل کی نهایت پر معارف تشریح)

(خلاصه خطبه جمعه ۱۵/جون ۲۰۰۱ء)

لندن (۱۵/جون): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے آج بھی صفات الٰہیہ کے مضمون کے تسلسل میں صفت رحیمیت کے مختلف پہلوؤں کی قرآنی آیات کے حوالہ سے وضاحت کی اور ان آیات کے اہم مسائل و مضامین کی ضروری تشریحات بیان فرمائیں۔ حضور نے فرمایا کہ صفات باری تعالیٰ کا جو مضمون جاری ہے یہ لامتناہی سمندر ہے اور مجھے یہ موقعہ مل رہا ہے کہ اس مضمون کے حوالے سے قرآن کریم کا مختصر درس دیتا چلا جاؤں۔ چنانچہ آج سب سے پہلے حضور ایدہ اللہ نے آیت کریمہ

﴿اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ......الخ﴾ کے حوالہ سے امانت کا مفہوم واضح فرمایا اور اس تعلق میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ارشاد پڑھ کر سنایا جس میں بیان ہے کہ اس جگہ امانت اور اسلام دراصل ایک ہی چیز ہے۔ اور اس آیت کریمہ کے آخر پر جو فرمایا ہے کہ انسان اپنے نفس پر بہت ظلم کرنے والا اور جَھُول ہے۔ تو اس جگہ ظَلُوم سے یہ مراد نہیں کہ وہ گناہوں میں ملوث ہے بلکہ مراد ہے کہ خدا کی خاطر اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہے اور اس کی راہ میں عواقب سے بے پرواہ ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ یہاں اَلْاِنْسَان سے مراد مومن بھی ہے اور گزشتہ انبیاء بھی ہونگے مگر اصل میں الانسان سے مراد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہیں کیونکہ جو امانت آپ نے اٹھائی وہ قرآن کی امانت تھی۔ ہر قسم کی سختی برداشت کی اور کبھی کسی مقام میں کوئی خوف محسوس نہیں کیا۔

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الاحزاب کی آیت ۵۱ کی تشریح میں بتایا کہ آنحضرت ﷺ کو جو چار سے زائد بیویاں رکھنے کی اجازت تھی اس میں خاص حکمتیں تھیں۔ آپ سارے عرب کے دلوں کو فتح کرنے کے لئے آئے تھے۔ اس کے دو طریق تھے۔ ایک تو روحانی طریق کہ آپ بے حد شفیق اور مہربان اور رءوف و رحیم تھے۔ دوسری بات ہے قبائل کو باہم جوڑنا۔ عرب قبائل میں یہ دستور تھا کہ جن کی بیٹیاں کسی کے ہاں چلی جائیں وہ برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ پھر اس پر زیادتی کریں۔ مستشرقین جو کہتے ہیں کہ زیادہ شادیوں میں آپ کی نفسانیت کا دخل تھا (نعوذ باللہ) یہ بالکل جھوٹ ہے۔ یہ آیات تو مدینہ کے آخری دور کی ہیں اور آپ جوانی میں اپنے سے بہت بڑی عمر کی عورت سے شادی کر چکے تھے اور بڑی محبت اور وفا سے اسے نبھایا۔ اگر آپ میں نفسانیت کا کوئی دخل ہوتا تو جوانی میں ایک سے زائد شادیاں کرتے۔ اس لئے مستشرقین کا یہ الزام سراسر جھوٹ ہے اور حقیقت کے خلاف ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ یہ جو قرآن کریم میں آتا ہے کہ ﴿كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ وغیرہ اس میں لفظ ﴿كَانَ﴾ کے ماضی کا صیغہ ہونے کی وجہ سے بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ گویا اللہ تعالیٰ کسی زمانہ میں غَفُوْرٌ رَّحِيْم تھا اور اب نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ خیال درست نہیں۔ اس قسم کا سوال ایک دفعہ حضرت ابن عباسؓ سے کیا گیا تو آپؓ نے فرمایا کہ یہاں کَانَ کے لفظ کے استعمال سے یہ مطلب ہے کہ اس کی یہ صفات ازل سے ہیں۔ وہ ہمیشہ سے غفور رحیم ہے۔ اور یہ نہیں کہ وہ اب غفور رحیم بنا ہے، بلکہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

روایات میں ہے کہ ایک دفعہ ایک صحابی لوگوں کو دوزخ کے متعلق بتا رہے تھے۔ کسی نے کہا کہ آپ ایسی ڈرانے والی باتیں کر کے لوگوں میں مایوسی کیوں پھیلاتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا میں کیسے مایوسی پھیلا سکتا ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے لوگو! جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے آیت کریمہ ﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ......الخ﴾ کی تشریح میں فرمایا کہ یہاں آنحضرتؐ کو فرمایا ہے کہ آپ اعلان کر دیں کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ حضور نے فرمایا یہاں عبادی سے مراد غلام ہے۔ عبد کا لفظ غلام کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے اور اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ جو شخص اپنی نجات چاہتا ہے وہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ غلامی کا تعلق پیدا کرے۔

سورۃ حٰمٓ السَّجْدَة کی آیت ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا......الخ﴾ کی تشریح میں حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ اس آیت سے پہلا استنباط تو یہ ہے کہ یہ آیت کہتی ہے کہ فرشتے نازل ہوتے ہیں اور وہ گونگے فرشتے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے خوشخبریاں دینے والے فرشتے ہیں اور اس میں وحی والہام کے جاری رہنے کا مضمون ہے۔

سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر ۶ کی تشریح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ فرشتوں کے انسانوں کے لئے بخشش طلب کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ انسان فرشتوں کی بات مانیں تو تب وہ ان کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ انسان صرف اپنی ذات میں مغفرت طلب کرنے سے مغفرت پا نہیں جاتا بلکہ فرشتوں کی تحریک پر جب وہ نیکی اختیار کرتا ہے تو اس کے نتیجہ میں فرشتے اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ اس دعا کو قبول فرمالیتا ہے۔ کیونکہ وہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اسی طرح حضور ایدہ اللہ نے مختلف آیات کے حوالہ سے نہ صرف رحیمیت کے مضمون کی مختلف جلوہ آرائیوں کا ذکر فرمایا بلکہ ان آیات میں مذکور دیگر اہم مسائل و مضامین کی بھی نہایت پر معارف تشریح فرمائی۔

رشتہ ناطہ اور شادی بیاہ کے تعلق میں ہدایات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا:

"نکاح کیا ہے؟ یہ ایک سوال ہے جو ہر شخص کے دل میں پیدا ہونا چاہئے۔ یہ بات نہ صرف انسانوں میں ہے بلکہ حیوانات میں بھی ذکور کا اناث کی طرف اور اناث کا ذکور کی طرف میلان ہے۔ بلکہ جوں جوں علوم ترقی کرتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حیوانات ہی میں نہیں نباتات میں بھی یہ خواہش پائی جاتی ہے۔ قرآن کریم نے یہ بات بتائی تھی مگر لوگ اس کو نہ سمجھے۔ اب سائنس سے یہ بات ظاہر ہوتی جاتی ہے جن میں ابھی تک معلوم نہیں ان میں یہ نہیں کہ ہے نہیں بلکہ یہ کہ ابھی تک ان کی اصلیت سے ناواقفیت ہے۔

یہ میلان اور یہ خواہش کیوں؟۔ ہر انسان کے دل میں یہ سوال پیدا ہونا چاہئے کہ انسان حیوان، نباتات، غرض سب میں یہ خواہش پائی جاتی ہے۔ یہ خواہش کیوں؟ اس کے معلوم کرنے کا ذریعہ یہ ہے کہ اس کے نتیجہ پر غور کیا جائے۔ جب نتیجہ پر غور کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ نتیجہ بقا ہے۔ اگر اس کا نتیجہ بقا نہ ہو تو ساری دنیا فنا ہو جائے۔ ہر ایک جنس کی خواہش ہے کہ اگر وہ خود نہ رہے تو اس کا جانشین ضرور ہونا چاہئے۔ ہر چیز چاہتی ہے کہ وہ باقی رہے اور یہ بات اسی وقت حاصل ہوتی ہے جب دو چیزیں آپس میں ملیں۔ ہر چیز بقا چاہتی ہے اور بقا دو چیزوں کے ملنے کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ بقا انسان کو متوجہ کرتی ہے کہ اس کو حقیقی بقا حاصل ہو۔ تب اس کی توجہ خدا کی طرف جاتی ہے۔ کوئی کہے کہ یہ خواہش تو کافر میں بھی ہے۔ مگر اس کی زندگی کا مقصد یہیں تک ہے۔ لیکن مومن کہتا ہے کہ اصل زندگی موت سے گزرنے کے بعد حاصل ہوتی ہے اور اس کے لئے رنج اور مصیبت یہ ہے کہ خدا سے دوری ہو۔

پس حقیقی بقا کے لئے اس طرح متوجہ کیا گیا ہے۔ دنیا کے میل میں فنا ہے اور کچھ کھویا جاتا ہے لیکن وہ میل جو خدا سے ہو وہ باقی رہتا ہے اور ہمیشہ کے لئے باقی رہتا ہے ان دونوں باتوں کی طرف نکاح میں متوجہ کیا گیا ہے"۔

(خطبہ نکاح فرمودہ ۲۳؍جون ۱۹۲۱ء)

مجھے دار و رسن سے ڈر نہیں ہے

رُخِ روشن ہے دیدہ ور نہیں ہے
یقینِ ناظر و منظر نہیں ہے

مرے نالے سرِ عرشِ معلّٰے
تجھے شکوہ کہ نامہ بر نہیں ہے

تجھے اظہارِ الفت پر ندامت
مجھے دار و رسن سے ڈر نہیں ہے

مجھے شک ہے تمہاری دوستی پر
تمہارے ہاتھ میں خنجر نہیں ہے

فقط اِک جذبۂ پرواز کافی
عجب کہنا کہ بال و پر نہیں ہے

اگر ہے نُطق پابندِ سلاسل
مرا فن سوچ سے قاصر نہیں ہے

تجھے مارا ہے میری خامشی نے
زباں میری ترا پتھر نہیں ہے

کہاں ڈھونڈو گے ہوگا میکدے میں
فقیہِ شہر امشب گھر نہیں ہے

یہ کس نے کہہ دیا واعظ سے جا کر
جو سچ ہے اب سرِ منبر نہیں ہے

جہاں تشنہ لبی ہو اپنی قسمت
مرے ساقی! وہ تیرا در نہیں ہے

(ڈاکٹر حافظ فضل الرحمن بشیر - تنزانیہ)

آخری زمانہ کا مُصلح

دنیا میں جتنے بڑے بڑے مذاہب موجود ہیں وہ سب آخری زمانہ میں ایک مصلح، شفیع، مہدی یا مسیح کی آمد کے منتظر ہیں۔ اس انتظار کی بنا ان پیشگوئیوں پر ہے جو خود بانی مذہب کے منہ سے نکلی ہوئی ہیں۔ اور اب تک اصلی صورت میں یا کسی قدر بدلی ہوئی صورت میں مشہور چلی آتی ہیں۔ اگرچہ بعض صورتوں میں یہ پیشگوئیاں مفصل اور واضح ہیں اور بعض حالات میں مہمل اور مبہم۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ مختلف مذاہب میں جتنی پیشگوئیاں اس بارے میں آئی ہیں وہ سب کی سب موعود مصلح کے نزول کے زمانہ اور مقام کے بارے میں باہم متفق ہیں۔ اور اگرچہ حقیقی اور واقعی طور پر مفصل اور واضح وہی پیشگوئی ہے جو بانی اسلام علیہ الف الف صلوٰۃ والتحیات والسلام کے مبارک دہن سے نکلی ہوئی ہے۔ لیکن دوسرے مذاہب نے بھی جو نقشہ دیا ہے خواہ وہ کیسا ہی مہمل اور مبہم کیوں نہ ہو وہ بھی اسی نتیجہ پر ہمیں پہنچاتا ہے جس پر اسلامی پیشگوئیاں نہایت صفائی اور وضاحت سے دلالت کرتی ہیں۔

وقتِ نزول

اولاً در بارہ وقت نزول کچھ ذکر کیا جاتا ہے۔ اس موعود مصلح کے نزول کے وقت کے بارے میں قریباً تمام مذاہب کی پیشگوئیوں کا لب لباب یہ ہے کہ وہ "آخری دنوں" یا "آخری زمانہ" یا "زمانہ کے خاتمہ" پر نازل ہوگا۔

چنانچہ زردشتی پیشگوئی اس زمانہ کا نام "وقت کا خاتمہ" رکھتی ہے۔ یہودی اور عیسوی اور اسلامی پیشگوئیوں میں "آخری ایام" لکھا ہے اور اہل ہنود میں اس زمانہ کا نام "کلجگ" رکھا ہے۔

ان تمام الفاظ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس سے مراد وہ زمانہ ہے جو آدم سے چھ ہزار برس بعد آنے والا ہے۔ اور خود طبیعتیں بتا رہی ہیں کہ یہ وہی آخری دن ہیں جن کا وعدہ دیا گیا تھا۔ ان کے ماسوا ہر ایک مذہب میں اور بھی بعض علامات اور قرائن ایسے پائے جاتے ہیں جن سے یہ زمانہ معین کیا جا سکتا ہے۔ یہ تمام پیشگوئیاں اس امر پر متفق ہیں کہ پیغمبر آخر زمان کا نزول ایسے زمانہ میں ہوگا جبکہ دنیا پرستی اور طرح طرح کے مفاسد کی افواج ایسے زور شور سے جمع ہو جائیں گی جس کی نظیر کسی پہلے زمانہ میں نہ گزری ہو۔ اور ہر ایک مذہب بیان کرتا ہے کہ موعود پیغمبر کے نزول کے ساتھ نیکی اور بدی اور خدا پرستی اور دنیا پرستی کے درمیان اس وقت ایک سخت خطرناک جنگ ہوگا اور آخر کار حق پرستی اور راستی کی افواج فتح پائیں گی۔

چنانچہ زردشتی مذہب کی پیشگوئیوں کی رو سے اس موعود مسعود کے نزول کے وقت شیطان قطعی اور آخری طور پر مغلوب ہو کر تباہ کیا جائے گا۔ اور دنیا ایک نیا رنگ اختیار کرے گی اور اس نئے دور میں ابدی خوشی کی حکومت تمام دنیا پر قائم ہو جائے گی۔ اور شیطان اور اس کے چیلے چانٹے سب نیست و نابود ہو جائیں گے۔

اسی طرح عیسائیوں کی مذہبی کتابوں میں لکھا ہے کہ جب ہزار سال ہو چکیں گے شیطان اپنی قید سے چھوٹے گا اور نکلے گا تا ان قوموں کو جو زمین کے چاروں کونوں میں ہیں یعنی جوج و ماجوج کو فریب دے اور انہیں لڑائی کے لئے جمع کرے۔ وے شمار میں سمندر کی ریت کی مانند ہیں اور وے زمین کی وسعت پر چڑھ گئے۔ اور انہوں نے مقدسوں کی چھاؤنی اور عزیز شہر کو گھیر لیا۔ تب آسمان پر سے خدا کے پاس سے آگ اُتری۔ اور ان کو کھا گئی۔ اور شیطان جس نے انہیں فریب دیا تھا آگ اور گندھک کی جھیل میں ڈالا گیا"۔

(دیکھو مکاشفہ باب ۲۰ آیت ۸ تا ۱۰)

ایسا ہی ہندوؤں میں جو آخری زمانہ کا اوتار مانا جاتا ہے اس کی نسبت بھی ان کا اعتقاد ہے کہ "وہ ان سب کو برباد کردے گا جو شریر اور بدکار ہیں"۔

اسی طرح اسلامی پیشگوئیوں سے بہت واضح طور پر ظاہر ہو رہا ہے کہ مسیح اور دجال کے درمیان ایک جنگ عظیم ہوگا۔ بعض نادان لوگوں نے جنہوں نے اسلامی پیشگوئیوں کو بنظر غائر تو کیا سرسری نظر سے بھی مطالعہ نہیں کیا اس جنگ کو جسمانی جنگ سمجھا ہے اور اپنے خون آشام دلوں کی ہوسیں نکالنے اور جہلا کو دھوکہ دینے اور اسلام سے دشمنی کا برنگ دوستی اظہار کرنے کے ارادہ سے اس کی اصلیت پر ایک مکروہ پردہ ڈال رکھا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس سے ایک روحانی جنگ مراد ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اسلامی عقائد کی رو سے ثابت ہے کہ مسیح علیہ السلام نے کہیں یہ تعلیم نہیں دی کہ وہ آپ ہی خدا اور خدا کا بروز تھا۔ بلکہ وہ بھی کہتے تھے کہ میں خدا کا ایک عاجز بندہ اور مخلوق ہوں۔ لفظ دجال کا انگریزی میں انٹی کرائسٹ (Anti Christ) ترجمہ کرتے ہیں اور اس کے لغوی معنے ہیں مخالف مسیح۔ جبکہ حقیقی طور پر ثابت ہے کہ مسیح خدا کا ایک بندہ تھا تو جو لوگ یہ اعتقاد رکھنے والے ہیں کہ وہ "خدا" اور "خدا کا بیٹا" تھے وہی در حقیقت مخالف مسیح ہیں یعنی دجال ہیں۔

اسی لئے اسلامی پیشگوئیوں میں جب موعود کے پہلے کام کا ذکر کیا گیا ہے جو دفع شر ہے تو یہ کہا گیا ہے کہ وہ دجالی فتنہ کو دور کرے گا۔ اور جب اس کے دوسرے کام کا ذکر کیا گیا ہے جو جلب خیر ہے تو یہ کہا گیا ہے کہ وہ ایمان کو از سر نو دنیا میں لائے گا۔

حالتِ زمانہ

ان تمام پیشگوئیوں سے متفقہ طور پر یہی بات سمجھ میں آتی ہے کہ آخری ایام جن میں مسیح موعودؑ کا ظہور ہوگا ان میں بدی کا بہت سخت غلبہ ہوگا۔ اس میں شک نہیں کہ اسلام کے سوائے اس بدی کی کیفیت کسی مذہب نے بیان نہیں کی مگر عیسائی مذہب کی پیشگوئیوں سے بھی کسی قدر اس کا پتہ لگتا ہے۔ مثلاً جیسے مسیح کہتا ہے "جب ابن آدم آئے گا تو کیا دنیا پر ایمان پائے گا؟" اس سے صاف طور پر عیاں ہوتا ہے کہ جس زمانہ میں مسیح موعودؑ کا نزول ہوگا وہ خطرناک طور پر ایمانی زوال کا زمانہ ہوگا۔

ایسا ہی ۲ تمطاؤس باب ۳ آیات ا۔ ۴ میں لکھا ہے کہ:

"تو یہ جان رکھ کہ آخری دنوں تیرے برے وقت آئیں گے کیونکہ آدمی خود غرض، زر دوست، لاف زن، گھمنڈی، کفر کرنیوالے، ماں باپ کے نافرمانبردار، ناشکر، ناپاک، بے درد، کینہ ور، تہمتی، بدپرہیز، بے رحم، نیکی کے دشمن، دغاباز، بے لحاظ پھولنے والے، خدا کے چاہنے کی بہ نسبت عشرت کے زیادہ چاہنے والے اور دینداری کی صورت میں ہو کے اس کی قدرت کا انکار کریں گے، تو ایسوں سے دور رہ کیونکہ ان میں سے وہ ہیں جو گھروں میں گھسا کرتے ہیں۔ اور چھچھوری رنڈیوں کو جو گناہوں تلے دبی ہیں اور طرح طرح کی شہوتوں کے بس میں پھنس گئی ہیں اور ہمیشہ تعلیم پاتی ہیں اور سچائی کی پہچان تک ہرگز نہیں پہنچ سکتیں گرفتار کرتے ہیں"۔

یہ تمام مفاسد معمولی قسم کے ہیں لیکن جس زور شور کے ساتھ جمع ہو کر اس زمانہ میں ان کا غلبہ ہوا ہے جس کی نظیر کسی پہلے زمانہ میں پائی نہیں جاتی۔ اس سے یہ صریح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود کے نزول کا یہی زمانہ ہے۔

اسلامی پیشگوئیوں میں اس زمانہ کے خاص قسم کے فتنہ عظیم کا ذکر بہت وضاحت سے اور کھلے طور پر آیا ہے۔ بعض پیشگوئیوں میں اس فتنۂ عظیم کا نام فتنۂ دجال رکھا گیا ہے اور بعض میں صلیب پرستی کا غلبہ ظاہر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ ہم اوپر اس بات کا ذکر کر آئے ہیں۔ یہ دونوں نام ایک ہی فتنہ عظیم کے ہیں کیونکہ قرآن شریف کے مطالعہ سے بیّن طور پر ثابت ہوتا ہے کہ صلیبی مذہب ہی ایسا دین ہے جو حضرت مسیح کی اصلی تعلیم کے سخت مخالف ہے۔

اس لئے آخری زمانہ جس میں نزول مسیح موعودؑ ہونا مقدر تھا اس کی سب سے بڑی اور پہلی علامت یہی تھی کہ مسئلہ تثلیث اور کفارہ جو صلیب پرستی کی روح رواں ہیں دنیا پر محیط ہو جائیں گے۔ یہ ایسی علامت ہے کہ جس میں کوئی غلطی واقعہ نہیں ہو سکتی کیونکہ موعودہ فتنہ کی حقیقت۔ اسی سے منکشف ہوتی ہے۔ جس زمانہ میں حضور سرور کائنات فخر موجودات محمد مصطفی ﷺ مبعوث ہوئے اس وقت عیسائی مذہب میں اس جوش کا کچھ بھی اثر نظر نہ آتا تھا جو محض قیاس سے اس کے کسی آئندہ زمانہ میں غلبہ کی پیشگوئی کی جا سکتی۔ اور پھر اس کے بعد بھی مدت تک یہ مذہب اسی حالت میں پڑا رہا۔

پھر اس آخری زمانہ میں جیسا کہ مقدر تھا اور پیشگوئیوں میں درج تھا صلیب پرستی کا دخان تمام قطعات عالم پر محیط ہو گیا اور ہر اقلیم میں جوق جوق مشنی پھیل گئیں اور طرح طرح کے حیلوں سے دنیا کو اس باطل پرستی میں پھنسانے کے پھندے لگائے گئے۔ صلیب پرستی کے مذہب کی گزشتہ تواریخ پر نگاہ ڈالنے سے یہ بات بخوبی واضح ہوتی ہے کہ جو غلبہ اس نے اس زمانہ میں پایا ہے وہ کسی گزرے ہوئے زمانہ میں کبھی اس کو نصیب نہیں ہوا۔ اس لئے یہی وہ سب سے بڑا فتنہ ہے جس کے ساتھ مصلح موعود کو اس آخری زمانہ میں سابقہ پڑنا تھا اور چونکہ یہ فتنہ ہر چہار اکناف عالم میں پھیل چکا ہے اس لئے یہی وہ آخری زمانہ ہے جس میں موعود نبی کا نزول مقدر تھا اس سے بڑھ کر بڑا فتنہ اور کونسا ہوگا کہ یسوع مسیح جیسے عاجز انسان کو خالق الارض والسماوات حی و قیوم قادر مطلق خدا مانا جاتا ہے۔

قرآن شریف میں صاف طور پر واضح ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے نام پر جو ایسی گندی تعلیم دنیا میں شائع کی جاتی ہے اس کی ان کو کچھ بھی خبر نہ تھی۔ جبکہ قرآن شریف جیسی مقدس شہادت موجود ہو تو مسلمانوں کے لئے اس بات کا سمجھنا کیسا آسان ہے کہ فتنہ الدجال سے مراد در حقیقت صلیبی مذہب کے باطل عقائد کا ہی دنیا میں پھیلنا ہے جو تمام دینی حقائق و معارف کے سراسر مخالف اور معارض ہے۔ قرآن شریف کی سورۃ المائدہ آیت ۱۱۷ میں مسیح کی تعلیم لکھی ہے کہ ﴿مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ﴾ یعنی مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اے میرے خدا میں نے ان لوگوں کو وہی بات کہی ہے جو تو نے مجھے امر کیا کہ تم سب اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے۔ قرآن شریف سے تو مسیح کی تعلیم یہ نظر آتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو خدا کا بندہ سمجھتے ہیں اور لوگوں کو خدائے واحد لاشریک کی عبادت کی تاکید کرتے ہیں۔ اور موجودہ عیسائی مذہب اس بات کو پیش کرتا ہے کہ وہ آپ ہی خدا تھا۔ اب مقام انصاف ہے کہ اگر یہ فتنۂ عظیم دجالی فتنہ نہیں تو اور کونسا فتنہ ایسا ہو سکتا ہے جس کو دجالی فتنہ کہا جائے گا۔ اسلام میں تو یہ بات بہت کھول کر بیان کی گئی ہے اور اس کے علاوہ اور بھی کئی علامات ایسی ہیں کہ جن سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ دجال کے فتنہ کے متعلق جتنی اسلامی پیشگوئیاں ہیں ان سب سے مراد عیسائی دین کے باطل عقائد کی اشاعت اور غلبہ ہے۔

مجملہ ان امور کے ایک یہ امر قابل غور ہے کہ معتبر احادیث میں لکھا ہے کہ فتنہ دجال کے اثر سے بچنے کے لئے سورۃ کہف کی پہلی دس آیات کو پڑھتے رہنا چاہئے۔ جیسا کہ عام طور پر ایک حکیم نسخہ سے مرض شناخت کر سکتا ہے اسی طرح جس مرض کا علاج ان دس آیات میں بتلایا گیا ہے وہ مرض ان آیات کے پڑھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ جب ان دس آیات کو غور سے پڑھا جاتا ہے تو صاف طور پر

عیاں ہوتا ہے کہ ان آیات میں سب سے بڑا زور الوہیت مسیح کے ابطال پر دیا گیا ہے۔ جیسا کہ کلام الٰہی کے ان فقرات سے ظاہر ہے ﴿وَيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا﴾۔ ترجمہ: ”اور ان لوگوں کو ڈرانے کے لئے جو کہتے ہیں کہ خدا نے بیٹا بنالیا۔ نہ انہیں اس بات کا کوئی صحیح علم ہے اور نہ ہی ان کے باپ دادوں کو کچھ پتہ ہے۔ ان کے منہ سے یہ بہت بڑی بات نکلی ہے۔ وہ سوائے جھوٹ کے اور کچھ نہیں کہتے“۔

غرض ان آیات سے بھی یہی ثابت ہے کہ فتنہ الدجّال سے مراد یہی صلیب پرستی ہے جس نے عاجز انسان کو خدا بنادیا ہے۔ اگر عیسائی مذہب کے دلدادہ لوگ اس بات سے غصہ منائیں کہ ان کے مذہب کو کیوں فتنہ الدجال کہا جاتا ہے تو یہ غصہ ان کا بیجا ہے کیونکہ ہم تو یہ امر واقعہ بیان کررہے ہیں۔ حقیقت میں رنج تو ہمارا بجا ہے کہ جب وہ ہم خدا کی توحید کے ماننے والوں کے سامنے ایک عاجز انسان کو خدا بیان کرتے ہیں جو ہر طرح سے انسانی خواص اور حالات کے ماتحت پیدا ہوا اور پرورش پائی۔ بلکہ توحید پر ایمان رکھنے والوں کو تو اس عقیدہ کے سننے سے بہت ہی رنج پہنچتا ہے اور ان کی پرلے درجہ کی دلشکنی ہوتی ہے۔ یہ مسئلہ کہ مسیح ابن مریم خدا تھا ایسا دلشکنی کرنے والا کفر ہے کہ جس سے بڑھ کر کوئی دل شکن کفر کبھی نہیں بولا گیا۔ اگر مسیح ہی خدا تھا تو پھر سارے انبیاء کی تعلیمات باطل اور بے فائدہ ٹھہرتی ہیں۔ یہ تو ایسا بڑا باطل عقیدہ ہے کہ خود انجیل بھی اس کی تائید نہیں کرتی کیونکہ جب کسی شخص نے مسیح کو کہا کہ ”اے نیک استاد“ تو مسیح اس بات سے بہت جھنجلایا کہ مجھے نیک کیوں کہتا ہے۔ کوئی نیک نہیں ہوسکتا مگر وہ ایک ہی نیک ہے جو خدا ہے۔ یہ ایسی روشن بات ہے جس کی تشریح کی کوئی ضرورت معلوم نہیں ہوتی کہ مسیح ”وہ ایک“ نہ تھا۔

علاوہ بریں الفاظ ”خدا کا بیٹا“ کوئی ایسے مخصوص نہیں کہ صرف یسوع مسیح پر ہی بولے گئے ہوں بلکہ یہ بائبل کا محاورہ ہے کہ اس میں ہر نیک بندہ خدا پرست کو ”خدا کا بیٹا“ کہا گیا ہے۔ خود مسیح نے ہی اس کی تشریح کردی ہوئی ہے۔ چنانچہ یوحنا باب ۱۰ آیات ۳۳-۳۶ میں لکھا ہے: ”یہودیوں نے اسے جواب دیا کہ ہم تجھے اچھے کام کے لئے نہیں بلکہ اس لئے تجھے پتھراؤ کرتے ہیں کہ تو کفر کہتا ہے اور انسان ہوکر اپنے تئیں خدا بناتا ہے۔ یسوع نے انہیں جواب دیا کہ کیا تمہاری شریعت میں یہ نہیں لکھا کہ میں نے کہا تم خدا ہو؟ جبکہ اس نے انہیں جن کے پاس خدا کا کلام آیا خدا کہا اور ممکن نہیں کہ کتاب باطل ہو۔ تم اسے جسے خدا نے مخصوص کیا اور جہان میں بھیجا کہتے ہو کہ تُو کفر بکتا ہے کہ میں نے کہا کہ میں خدا کا بیٹا ہوں“۔ یہاں صاف مذکور ہے کہ مسیح نے اپنے لئے ان الفاظ کو دوسرے برگزیدوں کی طرح ہی بیان کیا ہے بلکہ کہا ہے کہ بعض دوسروں کو تو خدا کہا گیا ہے اگر خدا کا بیٹا کہلانے سے کوئی شخص خدا ہوسکتا ہے تو خدا کہلانے سے خدا کا بھی کوئی بزرگ سمجھنا پڑے گا۔ اگر مسیح کی نسبت یہ الفاظ کوئی خاص معنے رکھتے تو اس کا یہ بیان بالکل غلط اور عبث ہوتا۔

غرض یہ تمام باتیں ثابت کرتی ہیں کہ مسیح نہ اپنے آپ کو خدا سمجھتے اور نہ خدا بنائے جانے میں خوش تھے۔ اور آج کل صلیب پرست لوگ جو جبراً ان کو خدا بنانے پر اتنا زور لگا رہے ہیں وہ ان کی تعلیم اور منشاء کے بالکل برخلاف کرتے ہیں اور یہی مخالفت فتنۂ الدجّال کے نام سے موسوم ہوئی ہے کیونکہ دجّال مسیح کے خلاف کارروائی کرنے والے کا نام ہے۔

☆......☆......☆......☆

مسیح موعودؑ کے نزول کے متعلق پیشگوئیاں

مسلمانوں میں جو پیشگوئیاں مسیح موعودؑ کے نزول کے متعلق ہیں ان سے پایا جاتا ہے کہ اُس کے نزول سے پہلے ایمان دنیا سے اٹھ جائے گا اور جب وہ آئے گا تو دوبارہ ایمان کو قائم کریگا۔ اسی مضمون کی بعض پیشگوئیاں عیسائیوں کی کتب مقدس میں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ آخری زمانہ میں لوگوں کے دلوں سے ایمان گم ہوجائے گا اور تمام لوگ حُبِّ دنیا کی طرف ہی جھک پڑے ہونگے۔ یہ امر بھی ان معیاروں میں سے ایک مضبوط معیار ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں کے ظہور کا یہی زمانہ ہے۔

غور کا مقام ہے کہ یہ وہ زمانہ ہے جس میں تمام دنیا کے اکثر لوگ بلکہ تمام لوگ ہی خدا پرستی اور دینداری کو ترک کر بیٹھے ہیں۔ خدا پر ایمان سلب ہوگیا ہے اور جب دنیا ایسی غالب آگئی کہ دین کی طرف سے غفلت اور بے پرواہی عام چھا گئی ہے۔ دہریت اور مادہ پرستی نے دلوں پر ایسا غلبہ پالیا ہے کہ کوئی پہلا زمانہ اس کی نظیر نہیں پیش کرسکتا۔ اگرچہ ان لوگوں کی تعداد دن بدن بڑھتی جارہی ہے جو علی الاعلان دہریہ اور مادہ پرست کہلاتے ہیں لیکن اصل بات یہ ہے کہ جو لوگ خدا پر ایمان رکھنے کے مدعی ہیں وہ بھی نرے ظاہر ہی میں خدا پرست ہیں۔ ان کے دل سچے ایمان اور اطمینان سے بالکل خالی اور معرا ہیں۔ دنیا کی محبت میں لوگ ایسے مجنون اور سرگردان ہورہے ہیں کہ نہ کسی کے خدا پر ایمان رکھنے والے کا پتہ لگتا ہے اور نہ کوئی منکر خدا کی تمیز ہوسکتی ہے۔ بعضوں کے ہونٹوں پر ایمان کا نام گو جاری نظر آتا ہے مگر وہ ایمان حلق سے نیچے اترا ہی نہیں۔ حقیقت میں زمین پر سے ایمان بالکل اٹھ گیا ہے۔ بلکہ جیسا کہ ہمارے مقدس نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہوا ہے کہ آخری زمانہ میں ایمان ثریا پر چلا جائے گا اور مسیح موعودؑ اس کو واپس لائے گا، ایمان ثریا میں اٹھ گیا ہے۔

ان کے ماسوا ایک اور قسم کے آثار عیسائی اور اسلامی پیشگوئیوں میں پائے جاتے ہیں جن سے مسیح موعودؑ کے نزول کے زمانہ کی شناخت ہوسکتی ہے۔ مگر دونوں مذہبوں کی پیشگوئیوں میں فرق اتنا ہے کہ عیسائی پیشگوئیاں حسب معمول کچھ مبہم سی ہیں اور اسلام میں ان کا بہت واضح اور معیّن رنگ ہے۔

چنانچہ انجیل میں لکھا ہے کہ مختلف ملکوں میں قحط اور مری پڑے گی اور زلزلے آئیں گے۔ اور متی باب ۲۴ میں لکھا ہے کہ ”ان دنوں کی مصیبت کے بعد تُرت سورج اندھیرا ہوجائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا“ وغیرہ وغیرہ۔

تواریخ عالم اس بات سے لبریز ہے کہ دنیا میں ہمیشہ قحط اور مری پڑا کرتی ہے اور زلزلے آیا کرتے ہیں اور کوئی سال خالی نہیں جاتا کہ جس میں سورج اور چاند گرہن نہ لگتا ہو۔ اگر مسیح کا کلام ان معمولی امور کو بیان کرنے تک ہی محصور ہوتا تو اس کو لغو اور مہمل ماننے میں کوئی شبہ نہ تھا۔ مگر ان پیشگوئیوں کو پیشگوئیاں سمجھ کر یہ ماننا پڑتا ہے کہ اس کلام سے مراد کوئی ایسے خاص قسم کے واقعات اور حوادث ہیں جو غیر معمولی ہیں۔

ان کے مقابلہ میں اسلامی پیشگوئیاں بہت واضح اور اجلی ہیں جو نہ صرف ان نشانات پر روشنی ہی ڈالتی ہیں بلکہ ان کے علاوہ اور بھی کئی علامات بیان کرتی ہیں۔ جیسے متی نے لکھا ہے کہ سورج اندھیرا ہوجائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا۔ اب ظاہر ہے کہ یہ بہت مجمل اور مہمل الفاظ ہیں۔ لیکن اسلامی احادیث میں آیا ہے کہ مہدی کے زمانہ کی ایک علامت یہ بھی ہوگی کہ اس وقت ماہ رمضان کی تیرھویں تاریخ کو چاند اور اٹھائیسویں تاریخ کو سورج کو گرہن لگے گا اور یہ ایک ایسی علامت ہوگی جو دنیا میں اس سے پہلے کبھی واقعہ نہیں ہوئی ہوگی۔ اور جس کو اپنے مطلب کے موافق بنالینے پر کوئی انسان قادر نہیں ہوگا۔ اب یہ ایک ایسی واضح پیشگوئی تھی کہ جو اپنے ظاہری الفاظ میں نہایت صفائی کے ساتھ ۱۸۹۴ء میں پوری ہوئی۔ اس کے مطابق ہی ۱۳ر تاریخ ماہ رمضان کو چاند گرہن ہوا اور ۲۸ر تاریخ اسی ماہ رمضان کو سورج گرہن ہوا۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے اصل الفاظ جو دار قطنی میں بروایت محمد الباقر بن زین العابدین درج ہیں ” اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ. وَاَخْرَجَ مِثْلَهٗ الْبَيْهَقِي وغيره مِنَ الْمُحَدِّثِيْن۔ ترجمہ: ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں وہ کبھی کسی دوسرے کے لئے آفرینش دنیا سے ہی واقعہ نہیں ہوئے اور وہ یہ ہیں کہ ماہ رمضان کے چاند کو گرہن لگنے والی راتوں میں سے پہلی رات چاند کو گرہن لگے گا اور سورج گرہن لگنے کے ایام کے نصف میں سورج گرہن ہوگا۔ اور اسی کی مانند بیہقی اپنی کتاب میں اور بعض دوسرے محدثین حدیثیں لائے ہیں۔

ہمارے ناظرین غالباً اس بات سے واقف ہونگے کہ سورج اور چاند کو گرہن لگنے کے لئے قدرت نے وقت مقرر کئے ہوئے ہیں۔ اور ان اوقات کے شمار کا انحصار قمری مہینوں پر ہوتا ہے۔ چاند کو گرہن اس وقت ہوتا ہے جب کہ وہ پورا مدور ہوجاتا ہے اور ظاہر ہے کہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ قمری مہینے کی تاریخیں ایسی ہوتی ہیں کہ جن میں چاند کا دائرہ پورے طور پر گول ہوتا ہے اور قانون الٰہی ایسا ہی ہے کہ ہمیشہ انہی تاریخوں میں چاند کو گرہن ہوتا ہے، ان کے سوائے نہیں ہوسکتا۔ ان تاریخوں میں سے ۱۳ تاریخ پہلی تاریخ ہے۔ اسی طرح سورج ہمیشہ قمری مہینے کی ۲۷، ۲۸، ۲۹ تاریخوں میں گرہن میں آتا ہے اور ان تاریخوں کی درمیانی تاریخ ۲۸ ہوتی ہے۔ پس اس حدیث کے موافق ۱۳ر رمضان چاند کے گرہن کے لئے اور ۲۸ر ماہ رمضان مذکور سورج گرہن لگنے کے واسطے مقرر تھی۔ جو اسی کے مطابق واقعہ ہوگیا۔

اس کے علاوہ زمانہ نزول مسیح موعودؑ کی ایک اور علامت لکھی ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ خطرناک طاعون اس زمانہ میں پھیل کر لوگوں کو تباہ کردے گی۔ اب غور کا مقام ہے کہ جس شدت کے ساتھ طاعون مسلط ہوکر اس ملک ہندوستان میں مخلوق کو ہلاک کررہی ہے وہ اس بات کے لئے کافی گواہ ہے کہ یہی زمانہ آخری موعود زمانہ ہے۔ چالیس لاکھ سے زیادہ انسان اس مہلک وبا کا شکار ہوچکے ہیں۔ اگرچہ ہندوستان جیسے وسیع ملک کی آبادی کے سامنے یہ تعداد ۷۰/۱ حصہ کے قریب ہوتی ہے لیکن اگر اتنی تعداد انسانوں کی کسی دوسرے ملک میں بھیجی جائے تو اس سے وہ ملک ہی آباد ہوجائے ج۔ ن جن علاقوں میں طاعون کا دور دوران ہوا ہے ان میں اکثر دیہات تو اس نے اسی طرح بالکل ویران کردئے ہیں کہ ان میں ایک متنفس بھی زندہ نہیں رہا اور تمام در و دیوار لاوارث ہوگئے اور بے شمار قریوں اور بستیوں میں ایسی تباہی ہوئی کہ آبادی کا دسواں حصہ بھی باقی نہ بچا۔ ابھی اس کا خاتمہ نہیں ہوا، ابھی تو شروع ہی ہوئی ہے اور دن بدن ترقی کرتی جاتی ہے۔ تنزل کا نام تک نہیں آیا۔ خدا معلوم کیا کرکے رہے گی۔ اس خطرناک نشان کی رو سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ زمانہ موعود یہی زمانہ ہے۔

اس کے علاوہ قرآن شریف میں وارد ہوا ہے کہ اس آخری زمانہ میں ایسے متواتر اور خوفناک زلازل ہونگے کہ لوگوں پر ظاہر ہوجائے گا کہ وہ معمولی زلزلے نہیں بلکہ غیر معمولی ہیں۔ اگرچہ ابھی تک وہ خطرناک زلزلہ جس کی طرف قرآن شریف کا خاص اشارہ ہے واقعہ نہیں ہوا۔ جس کی نسبت لکھا ہے کہ زمین بہت خطرناک شدت سے جنبش دی جائے گی۔ لیکن ابتدائی زلزلے ہی جو وارد ہورہے ہیں ان کی شدت اور غیر معمولیت ایسی نمایاں ہورہی ہے کہ تمام عالم کی توجہ انہیں کی طرف مبذول ہوگئی ہے۔ دنیا کے تمام باخبر لوگ اور اہل جرائد اور اہل قلم اس بات پر متفق ہیں کہ یہ زلزلے دنیا میں غیر معمولی طور پر واقعہ ہوئے ہیں۔ چنانچہ پایونیرؔ جیسے معتبر اخبار نے بھی کچھ عرصہ گزرا ہے کہ بہت صفائی کے ساتھ

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اگر اللہ تعالیٰ کی غفوریت اور رحیمیت سے استفادہ نہ کیاجائے تو پھر یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب بہت سخت اور دردناک ہوتا ہے

جو لوگ سود پر روپیہ لیتے ہیں اور پھر جماعت سے مدد کے خواہاں ہوتے ہیں ، جماعت ہرگز ان کی مدد نہیں کرسکتی

مختلف آیات قرآنیہ کے حوالہ سے صفت رحیمیت کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۲۵/ مئی ۲۰۰۱ء بمطابق ۲۵/ ہجرت ۱۳۸۰ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

صفت رحیمیت کا ذکر چل رہا ہے۔اب میں چند آیات آپ کے سامنے رکھتا ہوں اور اس سے متعلقہ مسائل بھی ﴿وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ. وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَهُوَالْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾۔(سورة يونس:۱۰۸) اور اگر اللہ تجھے کوئی ضرر پہنچائے تو کوئی نہیں جو اسے دور کرنے والا ہو مگر وہی۔ یعنی اللہ کی طرف سے جو ضرر پہنچے، بالارادہ کسی کو ضرر پہنچے تو خدا کے سوا اس کو کوئی دور نہیں کر سکتا۔ لیکن خدا تعالیٰ اپنے بھیجے ہوئے ضرر کو دور کر سکتا ہے اس میں ایک امید کی کرن ہے سب کے لئے۔اور جب خیر کا فیصلہ کرلے کہ کسی کو بھلائی پہنچے ﴿فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ﴾ تو اس کے فضل کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ ناممکن ہے، وہ خیر اسے ضرور پہنچے گی۔اب یہاں اِلّا کوئی نہیں ہے یعنی اللہ خود بھی نہیں ٹالتا اور نہ کسی کو ٹالنے دے سکتا ہے۔﴿يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ﴾ وہ پہنچاتا ہے اس کے ان بندوں میں سے جن کو وہ چاہے۔﴿وَهُوَالْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ اور وہ بہت زیادہ بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

اب﴿لَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ﴾ کے تعلق میں یاد رکھنا چاہئے کہ وہ لوگ جو گناہوں میں ملوث ہو کے مایوس ہو جاتے ہیں ان کے متعلق بھی اللہ کا یہی حکم ہے کہ وہ مایوس کسی صورت میں نہ ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا بھی ہے اور بہت رحم فرمانے والا بھی ہے۔

ایک سورۃ الحجر کی آیت ہے ﴿نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ میرے بندوں کو خبر دے دے کہ مَیں بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہوں۔ ﴿وَأَنَّ عَذَابِيْ هُوَالْعَذَابُ الْاَلِيْمُ﴾ (سورة الحجر:۵۰۔۵۱) لیکن اس کے باوجود میرے عذاب کے متعلق خوف کرو کہ وہ بہت ہی دردناک عذاب ہوتا ہے۔باوجود کا ترجمہ اس لئے کیا ہے کہ مَیں غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ ہوتے ہوئے بھی جب عذاب دیتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ نہ میری غفوریت سے استفادہ کیا گیا اور نہ میری رحیمیت سے۔﴿وَأَنَّ عَذَابِيْ﴾ تو باوجود اس بات کے میرے عذاب کی طرف بھی دھیان دیں کہ وہ بہت ہی دردناک عذاب ہے۔

پھر سورۃ النحل کی آیات نمبر ۶ تا ۸ ہیں﴿وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ. وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ. وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ . اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ اور مویشیوں کو بھی اسی نے پیدا کیا تمہارے لئے ان میں گرمی حاصل کرنے کے سامان ہیں، اور یہ گزشتہ زمانہ کی بات نہیں آج تک کھالوں کے ذریعہ، ان کے بالوں کے ذریعہ، اون کے ذریعہ ہم گرمی حاصل کرتے ہیں اور سخت سے سخت سردی میں بھی جانوروں کی وجہ سے ہم گرمی حاصل کرتے ہیں۔ بعض دفعہ جانوروں کے چمڑے کی جیکٹس پہنی ہوتی ہیں جو بہت گرم ہوتی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا خیال رکھا ہے اور یہ بات اس کی رحمانیت کی مظہر ہے۔اور تمہارے لئے ان میں خوبصورتی ہے۔جب تم انہیں شام کو چرا کر لاتے ہو اور جب تم انہیں (صبح) چرنے کے لئے کھلا چھوڑ دیتے ہو، اب جنہوں نے یہ مناظر دیکھے ہوئے ہیں وہ جانتے ہیں کہ بہت ہی دلکش مناظر ہیں صبح کی سیر پہ نکلیں خصوصاً پہاڑی علاقوں میں تو بہت ہی خوش منظر ہوتا ہے۔گائیں بھینسیں وغیرہ چر رہی ہوتی ہیں اور دل کو بہت لبھاتا ہے وہ منظر۔ اور وہ تمہارے بوجھ اٹھائے ہوئے ایسی بستی کی طرف چلتے ہیں جس تک تم جانوں کو مشقت میں ڈالے بغیر نہیں پہنچ سکتے۔بہت شدید مشکل رستوں پر جہاں مشینری بھی نہیں چل سکتی وہاں خچروں کے اوپر بوجھ لاد کر لے جاتے ہیں اور تنگ رستوں پر بھی اور سخت پہاڑی کٹھن رستوں پر بھی وہ خچر وہ بوجھ اٹھائے لئے پھرتے ہیں۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کے احسانات میں سے ہیں۔اگر کسی کی آنکھیں دیکھنے کی ہوں کہ جہاں تک انسان پہنچ ہی نہیں سکتا بغیر کسی مشقت میں پڑے، ان پہ بھی تمہاری باربرداری کا کام تمہارے جانور کرتے ہیں۔

یاد رکھو 'تیرا ربّ بہت ہی مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے'۔ یہاں رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فرمایا ہے، بہت ہی مہربان ہے۔ یہ جو نقشہ کھینچا گیا ہے یہ تو بہت ہی خوبصورت نقشہ ہے، دلکشی کے لحاظ سے بھی اور ضرورت کے لحاظ سے بھی اور ایسا خوبصورت نقشہ ہے کہ جانوروں سے جتنے بھی فوائد انسان کو پہنچ سکتے تھے یا آئندہ پہنچتے رہیں گے ان سب کا ذکر ہے۔ تو یہاں غفور کی بجائے مہربان فرمایا ہے۔ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ بہت ہی زیادہ شفقت کرنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تحریر ہے جو انہی آیات کے تعلق میں ایک لمبی تحریر ہے جو مناظرہ آتھم میں آپ نے پیش فرمائی ہے۔ وقت کے لحاظ سے ساری تحریر پڑھنا اس وقت ذرا مشکل ہوگا اور دوسرے یہ تحریر ایسی ہے کہ اس کی ہر جگہ تشریح کرنی پڑے گی۔ قصہ مختصر یہ ہے کہ بحث یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ عادل ہے کہ رحیم ہے۔ وہ جو عیسائی مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عادل ہے یعنی عدل کرتا ہے اور اسے عدل کے نتیجہ میں معاف کرنے کا کوئی حق نہیں۔ یہ ایک نہایت جھوٹا اور بودا عقیدہ ہے صرف حضرت مسیح کی مسیحیت کو منوانے کے لئے انہوں نے یہ عذر تراشا ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ معاف کر ہی نہیں سکتا اس لئے اپنے بیٹے پر اس نے سارے گناہوں کے بوجھ لاد دئے۔ اب بیٹے پر جو معصوم تھا اس پر بوجھ لادنا خود عدل کے خلاف ہے ایک ایسی حماقت ہے کہ عدل کی خاطر خود عدل کی گردن پر چھری پھیر دی جائے۔ تو ان کے لئے کھڑے ہونے کا کوئی پاؤں نہیں، بالکل ایک لغو عقیدہ بنا رکھا ہے اور سب سے معصوم آدمی پر سب کے بوجھ لادنا تو ایسا ناممکن ہے کہ ہو ہی نہیں سکتا اور بہت بڑا ظلم ہوگا۔

آج کل دیکھیں کتنے کتنے مظالم ہوتے ہیں۔ بعض جابر ہیں جو پوری قوم، لاکھوں پر ظلم کرتے ہیں اور بعض چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں پر ظلم کرتے ہیں اور ہر ملک میں یہ ہو رہا ہے۔ انگلستان میں بھی، امریکہ میں بھی اور مشرقی ممالک میں تو بڑی کثرت سے ہو رہا ہے تو یہ جو ظلم کرتے ہیں یہ سارے بوجھ عیسیٰ علیہ السلام پر ہی لاد دئے جائیں گے ؟نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِن ذٰلِكَ۔ اور ان سب کو نجات مل جائے گی ؟انتہائی لغو اور احمقانہ عقیدہ ہے جس کے اندر جیسے کہتے ہیں اس کا کوئی پاؤں بھی نہیں کھڑا ہونے کے لئے۔

ایک سورۃ النحل کی آیت ۱۹ ہے ﴿وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا . اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ

رَّحِيْم﴾ کہ اگر تم اللہ کی نعمتیں گننے کی کوشش کرو تو گن تو نہیں سکو گے، بے شمار نعمتیں ہیں جو انسان کو عطا ہوئی ہیں اور بسا اوقات ان کی طرف خیال بھی نہیں جاتا سوائے اس کے کہ کوئی ایک نعمت وقتی طور پر چھین لی جائے۔ اگر انسان دیکھے کہ وہ کس طرح بنا ہوا ہے تو روز مرہ اس کو سوچنے کا وقت بھی نہیں ملتا۔ لیکن اگر ایک صرف گردہ ناکام ہو جائے تو دیکھو کیسی کیسی مصیبتیں پڑتی ہیں۔ گردہ تبدیل کرنا پڑتا ہے اس کے لئے بہت بڑی مصیبت پڑتی ہے اور یہی حال دوسری بیماریوں کا ہے۔ تو جب تک بیماری نہ پڑے اس وقت تک نعمتوں کی قدر ہی کوئی نہیں ہوتی۔

پس ایک انسان اپنی ذات کے اندر جو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں اگر ان کو گننے کی کوشش کرے تو گن تو نہیں سکتا، بے انتہا اللہ کی رحمتیں ہیں۔ میٹھا کس طرح انسان ہضم کرتا ہے کس طرح اس کے لئے خدا تعالیٰ نے نظام مقرر فرمایا ہوا ہے اور کس طرح ہر زیادتی کے مقابل پر ایک کُشن رکھ دیا ہے کہ ایک زیادتی کرو، پھر زیادتی کرو، پھر زیادتی کرو، پھر معاف ہوتے چلے جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ گناہوں کے ساتھ بھی تو یہی سلوک کرتا ہے کہ بار بار گناہ انسان کرتا ہے اور بار بار اللہ تعالیٰ کا رحم نازل ہوتا ہے تو نتیجہ اس کا یہی نکالا ہے ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْم﴾ اللہ تعالیٰ تو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

اب سورۃ النحل کی آیات ۴۶ تا ۴۸ ہیں ﴿اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ. اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ. اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ. فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾۔ یہاں بھی رءوف کی صفت کو رحیم کے ساتھ جوڑا ہے۔ ان آیات کا سادہ ترجمہ یہ ہے: کیا وہ لوگ جنہوں نے بری تدبیریں کیں امن میں ہیں کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے۔ اب زمین میں دھنسایا جانا کسی وقت کسی زلزلہ کے نتیجہ میں ہو سکتا ہے اور بڑی بڑی قومیں پہلے اسی طرح زمین میں دھنسادی گئی تھیں۔ یا ان کے پاس عذاب وہاں سے آجائے جہاں سے وہ گمان تک نہیں کرتے ہوں۔ تو عذاب بھی اچانک آجاتا ہے جس کا انسان کو وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ اب چلتے پھرتے اچانک سڑک پر پاؤں پڑا اور کسی کار نے کچل دیا۔ اب یہ چلنے سے پہلے گھر سے کسی کو گمان تو نہیں ہو سکتا۔ اگر وہم بھی ہوتا کہ ایسا ممکن ہے تو وہ گھر سے ہی نہ نکلتا۔ تو اچانک عذاب آجاتا ہے اور اس کی اتنی قسمیں ہیں کہ وہ جس طرح اللہ کی نعمتوں کو نہیں گن سکتے عذاب کے اچانک آنے کہ کیسے کیسے آئے گا، یہ بھی نہیں گنا جا سکتا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عذاب آجائے جہاں سے وہ گمان تک نہ کرتے ہوں یا انہیں ان کے چلنے پھرنے کی حالت میں آپکڑے۔ عام طور پر چلتے پھرتے ہی اچانک ہارٹ فیل ہو جاتا ہے، وہم و گمان بھی نہیں ہوتا کسی کو کیا ہونے والا ہے۔ تو وہ یہ نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ کے مقاصد کو وہ عاجز نہیں کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے پکڑنے کے رستے بہت زیادہ ہیں اور تمہیں بہت کم طاقت نصیب ہوئی ہے کہ خدا کی راہوں کو تم عجز میں تبدیل کر دو اور خدا جو فیصلے کرے ان کو عاجز کر دو۔

پھر اللہ تعالیٰ کی ایک اور بھی ترکیب ہے پکڑنے کی، یا انہیں تدریجاً گھٹانے کے ذریعہ پکڑ لے۔ بڑی بڑی قومیں دنیا میں ایسی گزری ہیں کہ وہ رفتہ رفتہ مٹتے مٹتے مٹ گئیں اور ان کا نام و نشان بھی یا مٹ چکا ہے یا بالکل ایسا ہے کہ عبرت کا نشان بن گیا ہے۔ اب آسٹریلیا کے ابریجنیز (Aborigenes) دیکھیں کسی زمانہ میں سارے آسٹریلیا پر وہ قابض تھے، سارے آسٹریلیا کے بادشاہ تھے اور پھر ایک ایسا وقت آیا کہ وہ گھٹتے گھٹتے کم ہوتے ہوتے کم ہوتے چلے گئے اور ان کا کوئی بھی نام و نشان اگر باقی ہے تو محض عبرت کے لئے۔ اسی طرح امریکہ میں ریڈ انڈینز (Red Indians) ہیں اور بہت سی ایسی قومیں ہونگی جو رفتہ رفتہ، تدریجاً پکڑے گئے۔ یہ روماز (Romas) جو ہیں یہ بھی اللہ بہتر جانتا ہے کہ انہوں نے کیا ناشکری کی تھی اور کیا شرک کیا تھا جس کے نتیجہ میں اب ساری دنیا میں یہ ایک عبرت کا نشان بنے پھرتے ہیں، ان کو ٹھہرنے کی بھی کوئی جگہ نہیں۔ تو رفتہ رفتہ گھٹاتے گھٹاتے خدا ان کو پکڑ لیتا ہے جیسے چاند گھٹتے گھٹتے نظر سے غائب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جو بڑی بڑی قومیں ہیں اگر اللہ ان کو پکڑے تو ان کو تدریج سے پکڑتا ہے، اچانک نہیں پکڑتا۔ تو پکڑنے کے جتنے ذرائع ہیں وہ سارے ان آیات میں بیان فرمادئے ہیں لیکن ساتھ ہی متنبہ فرمادیا ہے کہ تمہارا رب بہت ہی مہربان ہے اور بار بار رحیم ہے۔ اگر اللہ نے تمہارے ہر گناہ پر پکڑنا ہوتا تو تمہارا کچھ بھی نشان باقی نہ رہتا۔

ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم لوگوں کو تمہارے گناہوں کی وجہ سے پکڑنا ہوتا تو جو چلنے پھرنے والے چوپائے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ ہلاک کر دیتا۔ اگر چوپایوں کو ہلاک کر دیا جائے تو جس طرح انسان کی خاطر چوپاؤں کی زندگیاں قربان کی جاتی ہیں وہ انسان بھی ساتھ ہی ہلاک ہو جاتا۔

پھر سورۃ النحل کی آیت نمبر ۱۱۱ میں ہے ﴿ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ پھر تیرا رب یقیناً ان لوگوں کو جنہوں نے ہجرت کی بعد اس کے کہ وہ فتنہ میں مبتلا کئے گئے، پھر انہوں نے جہاد کیا اور صبر کیا تو یقیناً تیرا رب اس کے بعد بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اب ہجرت تو آج کل بھی ہو رہی ہے لیکن کچھ ایسے ہیں جو واقعۃً مجبور ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو مجبوری کے کاغذات تیار کرتے ہیں۔ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے وہ اللہ کو تو دھوکہ نہیں دے سکتے۔ کسی کی ہجرت مال کے لئے ہے، کسی کی عورت کے لئے، کئی لوگ کہتے ہیں، ہمیں ہجرت کے لئے خط لکھتے ہیں کہ ہمیں ہجرت کروادیں، وہاں بچے کی شادی کروادیں۔ یہ بھی کوئی ہجرت ہے۔ مگر اللہ کو سب ہجرتوں کا علم ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے اصل مہاجر وہ ہے جس کو ایک دفعہ فتنہ میں مبتلا کیا گیا ہو۔

فتنہ سے مراد ارتداد کا فتنہ ہے اور بعض دفعہ مجبوراً انسان ارتداد اختیار کر لیتا ہے جبکہ دل اس ارتداد پر مطمئن نہیں ہوتا اور زبان سے ایسی سخت تکلیف اس کو دی جاتی ہے کہ زبان سے کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ پھر اگر وہ ہجرت کرتا ہے ﴿ثُمَّ جٰهَدُوْا﴾ پھر وہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرتا ہے اور صبر سے کام لیتا ہے تو ﴿اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ یقیناً تیرا رب ان باتوں کے بعد بہت ہی مغفرت کرنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

اسی آیت کی تفسیر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں نور القرآن صفحہ ۲۳ میں:

"ایسے لوگ جو فوق الطاقت دکھ کی حالت میں اپنے اسلام کا اخفاء کریں"۔ اب جیسا کہ آپ جانتے ہیں پاکستان میں بعض لوگوں کو فوق العادت دکھ دیا جاتا ہے، اکثر تو اس کو برداشت کر جاتے ہیں۔ یہ اللہ کی شان ہے کہ اس نے احمدیوں کو اس قدر حوصلہ اور صبر کی توفیق بخشی ہے لیکن کچھ ایسے بھی ہیں جو دم ہار دیتے ہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ایسے لوگ جو فوق الطاقت دکھ کی حالت میں" ان کی طاقت سے بڑھ کر نا ممکن ہے ان کے لئے اس کو صبر سے برداشت کرنا "اپنے اسلام کا اخفاء کریں ان کا اس شرط سے گناہ بخشا جائے گا کہ دُکھ اٹھانے کے بعد پھر ہجرت کریں"۔ پھر اگر ہجرت کی توفیق ہے تو پھر ضرور ہجرت کریں یہ سچی ہجرت ہے۔ "یعنی ایسی عادت سے یا ایسے ملک سے نکل جائیں جہاں دین پر زبردستی ہوتی ہے۔ پھر خدا کی راہ میں بہت ہی کوشش کریں اور تکلیفوں پر صبر کریں۔ ان سب باتوں کے بعد خدا اُن کا گناہ بخش دے گا کیونکہ وہ غفور رحیم ہے۔"

اب سورۃ النحل ہی کی آیت نمبر ۱۱۶ ہے ﴿اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ. فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ کہ یقیناً ﴿اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُم﴾ اس نے تم پر صرف مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ کھانا حرام کیا ہے جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ یہ خلاصہ آگیا ہے تمام حلال و حرام کا۔ ہاں جو سخت مجبور ہو جائے، نہ رغبت رکھنے والا ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا تو یقیناً اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اب اس میں دیکھو اللہ تعالیٰ نے سور کے گوشت کو بھی ایسے موقع پر حلال کر دیا ہے۔ ﴿غَيْرَ بَاغٍ﴾ خواہش ذرا بھی نہ ہو اور مزہ میں اچھا بھی لگے تب بھی جان بچ جائے تو اس سے ہاتھ کھینچ لے اور ہر گز اس میں کوئی عدوان نہ کرے۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ایک چیز ایسی حرام کی ہے جو ہر

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

LONDON MONEY EXCHANGE

پاکستان بھر میں رقم بھجوائیں۔ بہترین ریٹ کے لئے تشریف لائیں
یا رقم ہمارے بینک میں جمع کروائیں اور رقم پاکستان میں وصول کریں

رابطہ: مبشر احمد صدیقی

270 Ilford Lane, Ilford, Essex 1G1 2SD
Tel:020 8478 2223 Mobile: 07968 775401

صورت میں حرام ہے۔ اس میں یہ عذر نہیں کہ مَیں بھوکا تھا وہ ہے سود۔ اگر سود کوئی کھاتا ہے تو اس کے جواز کا کوئی فتویٰ کہیں نہیں ہے۔ وہ ہر صورت میں حرام ہے۔

اسی ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سورۃ کی لطیف تفسیر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

''دیکھو سود کا کس قدر سنگین گناہ ہے۔ کیا ان لوگوں کو معلوم نہیں سور کا کھانا تو بحالت اضطرار جائز رکھا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے: ﴿فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ یعنی جو شخص باغی نہ ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا تو اس پر کوئی گناہ نہیں، اللہ غفور رحیم ہے۔ مگر سود کے لئے نہیں فرمایا کہ بحالت اضطرار جائز ہے بلکہ اس کے لئے تو ارشاد ہے: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾'' کہ اگر تم نے سود دیا ہوا ہے کسی کو، سود پر روپیہ دیا ہوا ہے تو ہرگز اس کو استعمال نہیں کرنا۔ جو کچھ پہلے کر بیٹھے وہ گناہ تو معاف ہو گئے لیکن آئندہ بھوک کا عذر رکھ کے بقیہ سود کی رقم نہیں کھانی اور اس کی جزا اتنی بڑی سخت ہے ﴿فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾ اگر تم ایسا نہیں کرو گے، باز نہیں آؤ گے تو تمہارے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اللہ کے ساتھ اور اس رسول کے ساتھ لڑائی کے لئے تیار ہو جاؤ۔

اب یہ عجیب حکمت ہے کہ فی زمانہ جتنی بڑی بڑی جنگیں ہوئی ہیں یہ سود ہی کے نتیجہ میں ہوئی ہیں، سودی نظام کے نتیجہ میں ایک ایسا بحران پیدا ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں پھر لڑائیاں شروع ہوتی ہیں اور لڑائیاں بھی سود ہی پر چلتی ہیں ورنہ لڑائیاں جاری نہیں رہ سکتیں۔ بڑی بڑی امیر قومیں بھی مجبوراً سود لے کر لڑائیوں کو آگے بڑھاتی ہیں۔ تو یہ جو پیش گوئی ہے کہ یہ حرف بہ حرف پوری ہوئی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی طرف اشارہ کیا ہے کہ سود کی رقم کسی صورت میں نہیں کھانی چاہئے یعنی جو روپیہ تم نے دیا ہے اس پر اگر کوئی رقم آتی ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے وہ اشاعت دین میں خرچ کردو مگر اپنے نفس پر اس کو کلیۃً حرام سمجھو۔

ساتھ ہی ایک عجیب لطیف نکتہ بھی بیان فرمادیا کہ ''مسلمان اگر ابتلاء میں ہیں تو یہ ان کی اپنی ہی بدعملیوں کا نتیجہ ہے۔ ہندو اگر یہ گناہ کرتے ہیں تو مالدار ہو جاتے ہیں''۔ یعنی مسلمانوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ وہ سود کھا کر مالدار نہیں بن سکتے ان کو شدید نقصان پہنچے گا۔ ہاں ہندو ہیں وہ گناہ کرنے کے باوجود پیسے کما جاتے ہیں مگر اس لئے کہ ہندوؤں کو تو اللہ تعالیٰ نے چھوڑ دیا ہے۔ مسلمانوں کو سبق سکھانا چاہتا ہے۔ فرماتے ہیں: ﴿خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ﴾ ان کا حال تو یہ ہے کہ وہ دنیا میں بھی گھاٹا کھاتے ہیں اور آخرت میں بھی گھاٹا کھاتے ہیں۔

اب میرے پاس بھی بہت سی درخواستیں آتی رہتی ہیں کہ ہم قرضوں کے نیچے دب گئے، برا حال ہو گیا، سب کچھ جاتا رہا اور اب قید ہے یا اولاد کا بھوکا مرنا ہے۔ کیوں ایسا ہوا؟ کہ ہم نے سود پر رقم لی تھی۔ ان جگہوں میں مَیں نے اعلان کروا دیا ہے مَیں نے کہا جن سے اللہ جنگ کرتا ہے ان کی مدد مَیں نہیں کر سکتا۔ ویسے قرض ہوں، بے سودی قرض ہوں، مصیبتیں ہوں، چٹیاں ہوں انشاء اللہ جماعت ضرور ان میں مدد کرے گی، جتنی بھی توفیق ہو۔ لیکن اگر سود کا روپیہ تم نے لیا ہوا ہے اس پر جماعت کسی قسم کی بھی مدد نہیں کرے گی۔ ہندوستان میں خصوصاً ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں اور مَیں نے بارہا انہیں سمجھایا ہے کہ اپنے اخباروں میں اور اعلانات کے ذریعہ سب پر یہ کھول دیں کہ اگر سود پہ روپیہ لیا تو ہم ہرگز کسی قسم کی مدد کرنے کے ذمہ دار نہیں ہیں۔

پھر فرمایا سورۃ النحل آیت نمبر ۱۲۰۔ ﴿ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا. اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ پھر تیرا رب یقیناً ان لوگوں کے لئے جنہوں نے لاعلمی میں برے اعمال کئے پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور اصلاح کی۔ اب توبہ کرنے کا موقع اس وقت تک ہے جب تک کوئی پکڑا نہ جائے۔ اگر عادی چور بھی ہو اور اس کی پرانی گواہی ہو کہ چور تھا اس کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔ کیونکہ چوری کی حالت میں پکڑا جائے تو پھر وہ ہے وقت کہ اس کے ہاتھ کاٹے جائیں، اس کو سزا دی جائے۔ لیکن اگر بیچ میں ایک لمبا عرصہ گزر جائے اور وہ توبہ کر چکا ہو اور اس بات کے قطعی شواہد ہوں کہ اس شخص نے توبہ کر لی ہے تو پھر مومنوں کی جماعت کو اس کو شرعی حد لگانے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ تو گناہ بھی جہالت کے نتیجہ میں ہی پیدا ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا ﴿عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ﴾ تو گناہ کے جو اثرات ہیں ان سے انسان کو جب جہالت ہوتی ہے تبھی وہ گناہ کرتا ہے۔ پھر توبہ بھی کر لیں ﴿وَاَصْلَحُوْٓا﴾ اور پھر اپنے آپ کی اصلاح بھی کر لیں ان کے اندر بہت سی نیکیاں پیدا ہو چکی ہوں تو پھر یاد رکھو ﴿اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ کہ اللہ تعالیٰ ان باتوں کے بعد بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے

پھر فرماتا ہے سورۃ بنی اسرائیل آیت ۶۷ ﴿رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ. اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا﴾۔ اس میں غفور اور رءوف کے الفاظ ساتھ نہیں لگے ہوئے، صرف رحیم کے الفاظ آتے ہیں۔ اس کا ترجمہ یہ ہے۔ تمہارا رب ہے جو تمہارے لئے سمندر میں کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم اس کے فضلوں کی تلاش کرو۔ یقیناً تمہارے حق میں بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اب سمندر میں جو کشتیاں چلتی ہیں اس میں بار بار رحم کا کیا موقع ہے۔ بات یہ ہے سمندر کی ہوائیں بدلتی رہتی ہیں۔ طوفان آتے ہیں اور گزر جاتے ہیں۔ بارہا انسان ابتلاء میں پڑتا ہے۔ اسی طرح مچھلیاں پکڑنے والے بعض دنوں میں بہت مچھلیاں شکار کر لیتے ہیں، بعض دنوں میں کوئی مچھلی بھی ہاتھ نہیں آتی۔ محنت بظاہر رائیگاں جاتی ہے۔ تو ایسے سب لوگوں کو رکھنا چاہئے کہ یہ خدا بار بار تمہیں موقع دیتا ہے اور دیتا چلا جاتا ہے۔ آج بُرا دن گزرا ہے تو کل اچھا دن بھی آسکتا ہے۔ پس اس بات کو یاد رکھنا کہ اللہ تعالیٰ رحیم ہے وہ تمہاری کوششوں کو ضائع ہرگز نہیں کرے گا۔ وہ ایک موقع کے بعد دوسرا موقع دیتا چلا جائیگا۔

سورۃ الحج میں آیت نمبر ۶۶ ہے ﴿اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ. وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ. اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾۔ اس کا ترجمہ یہ ہے: کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے جو کچھ زمین میں ہے تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے اور کشتیوں کو بھی۔ وہ اس کے حکم سے سمندر میں چلتی ہیں۔ وہ آسمان کو روکے ہوئے ہے کہ زمین پر گرے مگر اس کے حکم سے۔ یقیناً اللہ انسانوں پر بہت ہی مہربان (اور) بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

اب دو مناظر کھینچے گئے ہیں۔ ایک تو کشتیوں کا چلنا جو اللہ کے حکم کے ساتھ، جس طرح زمین و آسمان میں ہر چیز مسخر کی گئی ہے، کشتیاں بھی اللہ ہی کے حکم سے مسخر ہیں اور اس کے اذن سے وہ سمندروں میں چلتی ہیں۔ ﴿بِاَمْرِهٖ﴾ اس کے امر کے ساتھ، اس کے حکم یا اس کے اذن کے ساتھ ﴿وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ﴾۔ اب آسمان کا زمین پر گرنے کا کیا مطلب ہے۔ فرمایا آسمانی جو بڑے بڑے ٹکڑے آسمان سے گرتے ہیں تمہیں پتہ بھی نہیں لگتا وہ Meteors کی شکل میں گرتے ہیں اور رستہ میں ہوا میں جل جاتے ہیں۔ یہ اللہ نے تمہاری حفاظت کا انتظام فرمایا ہوا ہے۔ بیشمار بڑے بڑے ٹکڑے ہیں جو آسمان سے گرتے ہیں اور پھر ان کو اللہ تعالیٰ روکے ہوئے ہے۔ روکے ہوئے دو طرح سے ہے۔ ایک تو یہ کہ ان کو زمین سے ٹکرا کر نقصان پہنچانے کا موقع نہیں دیتا سوائے اس کے کہ اس کی اجازت سے ایسا ہو اور دوسرے یہ کہ آسمان سے جو ٹکڑے گرتے ہیں اگر سارے ہی گر جائیں تو زمین کا کوئی حشر ہی باقی نہ رہے، نام و نشان مٹ جائے لیکن وہ کوئی دائیں سے گزر جاتے ہیں کوئی بائیں سے گزر جاتے ہیں۔ سائنسدان پیشگوئیاں کرتے رہتے ہیں کہ اس دفعہ یہ سیارہ جو ٹوٹا ہوا آرہا ہے یہ زمین سے ٹکرا جائے گا لیکن وہ کروڑوں میل کے فاصلہ سے گزر جاتا ہے۔ تو اللہ کے حکم سے ہی ایسا ہوتا ہے۔ جب تک ہماری زندگی اس زمین پر مقدر ہے اس وقت تک یہی نظام چلتا رہے گا ﴿اِلَّا بِاِذْنِهٖ﴾ کی شرط نے بتا دیا کہ اللہ کے اذن کے بغیر یہ آسمان سے گرنے والے ٹکڑے تمہیں ہلاک نہیں کر سکتے۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ یہاں نیک لوگوں اور بد لوگوں میں تفریق نہیں کی گئی۔ فرمایا ہے ﴿بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ یہ آفتیں ہیں جو سب انسانوں میں مشترک ہیں اور ان مشترک آفتوں کی وجہ سے بعض دفعہ بہت بڑی بڑی تباہیاں بھی آتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ باقی انسانوں کو اکثر کو ان سے بچا لیتا ہے۔ تو فرمایا لوگوں پر اللہ تعالیٰ بہت ہی مہربان ہے اور بہت ہی بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اگر مہربان نہ ہوتا تو صرف آسمان کے

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

ڑوں کو ہی گرنے کی اجازت دے دیتا تو کوئی نام و نشان بھی انسان کا باقی نہ رہتا۔

اب سورۃ النور کی آیت نمبر ۵ اور نمبر ۶ ہے ﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ مْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً. وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً بَدًا﴾۔ وہ لوگ جو محصن عورتوں پر، محصنت کہتے ہیں وہ جو قلعہ بند ہوں، وہ عورتیں جن تک سائی دوسرے بد انسانوں کی ممکن نہ ہو اور محصنات کہتے ہیں شادی شدہ کو بھی۔ اس کے نتیجہ ں بھی عورت کی حفاظت ہوتی ہے جو معصوم قلعہ بند اور شادی شدہ عورتوں پر اتہام لگاتے ں پھر چار گواہ نہیں پیش کر سکتے ﴿فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً﴾ ان کو اسّی کوڑے لگاؤ۔ اب جو بعض فقہاء نے مسئلہ بنا لیا ہے کہ جہاں تک کوڑوں کا تعلق ہے صرف ان کو لگیں کنواریوں پر الزام لگاتے ہیں۔ جو شادی شدہ عورتوں پر الزام لگاتے ہیں وہ رجم کئے جائیں گے یا شادی شدہ عورتیں اگر گناہ کریں گے تو رجم کی جائیں گی اور کنواریاں ہونگی تو ان کو ڑے لگیں گے۔ یہ ایک فرضی بات ہے جس کو یہ آیت جھٹلا رہی ہے۔ شادی شدہ اور غیر نادی شدہ میں کوڑوں کے لحاظ سے کوئی تفریق نہیں ہے۔ ان کو اسّی کوڑے لگاؤ اور پھر اس زا دینے کے بعد ان کی شہادت کبھی بھی قبول نہ کرو۔ یہاں کن لوگوں کی شہادت مراد ہے ﴿الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ﴾ جو لوگ الزام لگاتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ پر الزام لگایا گیا تھا، ان کا ذکر ہو رہا ہے، ان کو کوڑے لگاؤ اور ان کی شہادت کو کبھی بھی قبول نہ کرو ﴿وَاُوْلٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ﴾ اور یہی وہ لوگ ہیں جو حقیقت میں فاسق ہیں۔ اس کے باوجود یہ واقعہ جو ہے افک کا بہت بڑا واقعہ تھا پھر بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا﴾ یہ گنہگار لوگ جو ایسی معصوم عورتوں پر تہمت لگانے والے ہیں ان واللہ تعالیٰ بخش دے گا اگر وہ توبہ کریں ﴿مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا﴾ اور پھر اپنی اصلاح بھی کریں۔ آگے اسی قسم کی مردود حرکتوں میں مبتلا نہ ہوں ﴿فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ تو یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

آج کے خطبہ کے لئے جو مواد ہے اس میں اب آخری آیت یہ رکھی ہوئی ہے ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ جو چاہتے ہیں کہ مومنوں میں فحشاء پھیل جائے اور اکثر جو بدیوں میں مبتلا ہوتے ہیں وہ اپنے ٹولہ کو بڑھانا چاہتے ہیں اور فحشاء ایک ایسی بیماری ہے جو کثرت سے پھیلتی ہے اس لئے فحشاء کی میں نے یک اور تعریف یہ کی ہے کہ وبائی روحانی امراض کو فحشاء کہا جاتا ہے جو ایک دوسرے کو لگتی ہیں اور پھر آگے لگتی چلی جاتی ہیں تو ان بدبختوں کا دائرہ پھیلتا چلا جاتا ہے۔ ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اب عذاب میں بھی کہیں عَظِيْمٌ آیا ہے کہیں مُهِيْنٌ آیا ہے، بہت سے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ تو دردناک عذاب سے مراد یہ ہے کہ ان کا ایسا حال تم دیکھو گے کہ ان پر گویا کہ سخت رحم بھی آئے گا کیونکہ بہت درد پیدا کرنے والا عذاب ہوگا۔ ﴿فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ﴾ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

﴿وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ اب تمہیں تو پتہ نہیں لگ سکتا کہ وہ کون لوگ ہیں مگر اللہ کو تو علم ہے اس لئے دنیا اور آخرت کا عذاب دینا یہ اللہ کا کام ہے۔ تم لاعلمی کی وجہ سے ان لوگوں کو پہچان بھی نہیں سکو گے۔ ﴿وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ. وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ﴾۔ اب اس کے بعد کوئی جواب نہیں آیا اس کا بظاہر۔ ﴿وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ﴾ اور اللہ کا تم پر فضل نہ ہوتا اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو پھر کیا ہوتا؟ یہ جواب حذف ہے۔ اس کا مطلب ہے پھر تم ضرور سارے کے سارے ہلاک ہو جاتے، فحشاء تم میں پھیل جاتیں اور یہ وبائی امراض تمہارا کچھ بھی باقی نہ چھوڑتیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اتنی بدیوں کے پھیلانے کے خطرہ کے باوجود بحیثیت انسان تم لوگوں پر رحم فرماتا ہے اور یقیناً یاد رکھو کہ اللہ بہت مہربان اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

(سورۃ النور: ۲۰-۲۱)

اب بدیاں تو اتنی سخت بیان فرمائی ہیں کہ لگتا ہے کہ اس سے مہربانی کا سلوک ہو ہی نہیں سکتا مگر مہربانی کا سلوک باقی بندوں پر ہوتا ہے اور اتنی وبائیں جو پھیلتی ہیں اس سے بد تو مارے ہی جاتے ہیں جو وباؤں کا شکار ہو جائیں اور بہت سے لوگ جو ان وباؤں کی زد سے باہر ہوتے ہیں تو یہاں رَءُوْفٌ رَحِيْمٌ کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں پر اللہ بہت مہربان ہے جن کو یہ بدیاں پہنچتی ہی نہیں ان تک رسائی ہی نہیں ہوئی اور بار بار ان پر رحم فرمانے والا ہے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد ابھی حضور ایدہ اللہ کا سلسلۂ کلام جاری تھا کہ لوگ یہ خیال کر کے کہ خطبہ ختم ہو گیا ہے نماز کے لئے کھڑے ہونے لگے تو حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا:

جب تک میں ختم نہ کروں بیٹھے رہا کریں۔ نیز فرمایا یہ جو آخری تلاوت ہے ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ﴾ اس کے متعلق میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ مجھے یہی علم تھا کہ یہ رسول اللہ ﷺ تلاوت نہیں فرمایا کرتے تھے بلکہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی طرف سے یہ ایزادی ہے اور بعض لوگ مجھ سے اختلاف کرتے تھے کہ نہیں یہ رسول اللہ ﷺ ہی تلاوت کیا کرتے تھے۔ اب میں خطبات نور کا مطالعہ کر رہا تھا اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے یہی بات لکھی ہوئی ہے کہ یہ جو ٹکڑا ہے یہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ صاحب نے داخل فرمایا تھا اور یہ اللہ تعالیٰ کا منشاء تھا کہ یہ نیکی ان کے نام لکھی جائے اور یہ ان کی سنت خیر ہے جو آگے ہمیشہ کے لئے جاری ہو گئی۔ اس لئے اب یہ سارے لوگ دنیا میں سب ہی خطبہ ثانیہ میں یہ بھی پڑھتے ہیں۔ تو یہ بتانے کے لئے میں نے آپ کو تھوڑی دیر کے لئے روکا ہے۔ اب نماز کے لئے تیاری کریں اور کھڑے ہو جائیں بے شک۔

اعتذار و تصحیح

الفضل انٹرنیشنل ۱۵؍جون تا ۲۱؍جون کے شمارہ میں صفحہ ۱۰ پر شائع ہونے والے مضمون "کسر صلیب" میں دوسرے کالم میں نیچے سے سطر نمبر ۸ میں Psalm2:7 کے حوالہ میں ایک لفظ begotten سہواً رہ گیا ہے۔ اصل عبارت یوں پڑھی جائے:

"He said to me thou art My Son today I have begotten thee"

(ادارہ)

طیّب فوڈز لندن

شادی بیاہ و دیگر تقریبات کے موقع پر

اعلیٰ، معیاری کھانوں کا مناسب داموں انتظام کیا جاتا ہے

نیز گھریلو استعمال کے لئے فروزن سیخ / شامی کباب اور کاغذی سموسے بھی دستیاب ہیں

ہمارا نام اعلیٰ معیار کی ضمانت

TAYYAB FOODS LONDON

Tel: 020 8390 3862 + 079 3268 3203

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں اعلیٰ زیورات
خریدنے کے لیے معروف نام

الرّحیم جیولرز حیدری
اور
نیو الرّحیم جیولرز حیدری

اور اب

الرّحیم
سیون سٹار جیولرز

مین کلفٹن روڈ

مہران شاپنگ سینٹر
کہکشاں بلاک نمبر 8
کلفٹن کراچی
فون 5874164 - 664-0231

بقیہ: آخری زمانہ کا مصلح
از صفحہ نمبر ۴

لکھا تھا کہ یہ ایسے شدید اور خطرناک اور تباہ کن زلزلے واقعہ ہوئے ہیں کہ جن کی مثال اگر ممکن ہو سکتی ہے تو شاید پہلی صدی عیسوی میں ہوگی۔ ورنہ تاریخ دنیا نظیر پیش کرنے سے ساکت ہے۔ اور حال ہی میں اخبار سول میں یہ لکھا گیا ہے کہ تمام سمجھدار آدمی یہ سوال کرتے ہیں کہ زمین کو کیا ہو گیا ہے کیونکہ تاریخی زمانہ میں ایسے تباہی افگن زلازل کی کثرت اور کہیں نظر نہیں آتی۔ اس نشان کی رو سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ موعودہ آخری زمانہ یہی زمانہ ہے۔ اس کے ماسوا اس زمانہ کا یہ بھی ایک نشان لکھا ہوا تھا کہ مکہ معظّمہ کا حج روکا جائے گا۔ اسی طرح اونٹ جو کہ بار برداری اور سواری کے لئے سب سے اعلیٰ درجہ کی سواری شمار ہوتی تھی اس کا معطل ہو جانا اور اس کی بجائے نئی قسم کی سواریوں کا ایجاد ہو جانا۔ دریاؤں کا پایاب ہونا اور کٹ کر بکثرت نہریں بنائے جانا۔ علوم اور صحائف کا زور سے انتشار ہونا وغیرہ نشانات آخری زمانہ کے ہیں جس میں مسیح موعود کا نزول مقدر تھا۔ اور یہ سب نشانات پورے ہو گئے ہیں جن سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہی زمانہ موعودہ آخری زمانہ ہے جس میں مسیح موعود نے نازل ہونا تھا۔

اس کے علاوہ قرآن شریف میں وارد ہوا ہے کہ اس آخری زمانہ میں ایسے متواتر اور خوفناک زلازل ہونگے کہ لوگوں پر ظاہر ہو جائے گا کہ وہ معمولی زلزلے نہیں بلکہ غیر معمولی ہیں۔ اگرچہ ابھی تک وہ خطرناک زلزلہ جس کی طرف قرآن شریف کا خاص اشارہ ہے واقعہ نہیں ہوا۔ جس کی نسبت لکھا ہے کہ زمین بہت خطرناک شدت سے جنبش دی جائے گی۔ لیکن ابتدائی زلزلے ہی جو وارد ہو رہے ہیں ان کی شدت اور غیر معمولیت ایسی نمایاں ہو رہی ہے کہ تمام عالم کی توجہ انہیں کی طرف مبذول ہو گئی ہے۔ دنیا کے تمام باخبر لوگ اور اہل جرائد اور اہل قلم اس بات پر متفق ہیں کہ یہ زلزلے دنیا میں غیر معمولی طور پر واقعہ ہوئے ہیں۔ چنانچہ پایونیر جیسے معتبر اخبار نے بھی کچھ عرصہ گزرا ہے کہ بہت صفائی کے ساتھ لکھا تھا کہ یہ ایسے شدید اور خطرناک اور تباہ کن زلزلے واقعہ ہوئے ہیں کہ جن کی مثال اگر ممکن ہو سکتی ہے تو شاید پہلی صدی عیسوی میں ہوگی ورنہ تاریخ دنیا نظیر پیش کرنے سے ساکت ہے۔ اور حال ہی میں اخبار سول میں یہ لکھ دیا ہے کہ تمام سمجھدار آدمی یہ سوال کرتے ہیں کہ زمین کو کیا ہو گیا ہے کیونکہ تاریخی زمانہ میں ایسے تباہی افگن زلازل کی کثرت اور کہیں نظر نہیں آتی۔ اس نشان کی رو سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ موعودہ آخری زمانہ یہی زمانہ ہے۔ اس کے ماسوا اس زمانہ کا یہ بھی ایک نشان لکھا ہوا تھا کہ مکہ معظّمہ کا حج روکا جائے گا۔ اسی طرح اونٹ جو کہ بار برداری اور سواری کے لئے سب سے اعلیٰ درجہ کی سواری شمار ہوتی تھی اس کا معطل ہو جانا اور اس کی بجائے نئی قسم کی سواریوں کا ایجاد ہو جانا۔

دریاؤں کا پایاب ہونا اور کٹ کر بکثرت نہریں بنائے جانا۔ علوم اور صحائف کا زور سے انتشار ہونا وغیرہ نشانات آخری زمانہ کے ہیں جس میں مسیح موعود کا نزول مقدر تھا۔ اور یہ سب نشانات پورے ہو گئے ہیں جن سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہی زمانہ موعودہ آخری زمانہ ہے جس میں مسیح موعود نے نازل ہونا تھا۔

ان تمام مذکورہ بالا نشانات کے علاوہ ایسی پیشگوئیاں بھی ہیں جن کی رو سے زمانہ کے شمار کی بنا پر ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود کے نزول کا زمانہ شروع ہو گیا ہے۔ مسیح موعود آخری زمانہ کا مرسل اور آدم ثانی کے ناموں سے بھی مخاطب کیا گیا ہے اور آدم اول سے آدم ثانی تک جو زمانہ گزرا ہے وہ چھ حصوں میں منقسم ہے جو ہر ایک حصہ ایک ہزار سال کا ہوتا ہے۔ پھر آدم ثانی کے نزول سے ساتواں ہزار شروع ہوگا۔ یعنی ساتواں حصہ دنیا کے وقت کا شروع ہوگا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اس زمانہ کی ابتداء مسیح موعودؑ کے نزول کا زمانہ مقدر تھی۔ عیسائیوں اور یہودیوں کی الہامی کتب میں اس آخری حصہ کے بارے میں بہت ساری پیشگوئیاں ہیں۔ اگرچہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ان میں اکثر امور میں باہم اتفاق نہیں۔ لیکن باوجود ان اختلافات کے ان تمام پیشگوئیوں میں یہ امر مشترک ہے کہ اس آخری دور دنیا میں بدی کی طاقت قطعی اور آخری طور پر تباہ کی جائے گی۔ یہ امر عیسائیوں اور یہودیوں کے ہاں بڑے زور سے مانا جاتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ اس کی بنا کوئی سچی پیشگوئی ہے۔ ایسا ہی اہل مذہب زردشت بھی اسی قسم کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ (دیکھو جیوئش انسائیکلوپیڈیا ضمن مضمون بعنوان ملیمیم) حقیت میں یہ خیال ہر ایک مذہب میں ایسا شہرت یافتہ ہے اور ایسی مضبوط بنا رکھتا ہے کہ جس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچنے کے لئے مجبور ہیں کہ اس کی اصل سچی اور الہامی پیشگوئی ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ قمری حساب کی رو سے حضرت آدم علیہ السلام سے آج تک چھ ہزار سال گزر چکے ہیں۔ اسلام میں یہ پیشگوئی اور بھی واضح الفاظ میں موجود ہے۔ چنانچہ قرآن شریف سورۃ السجدہ میں لکھا ہے ﴿يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ﴾۔ ترجمہ "آسمان سے زمین تک امر کا انتظام کرتا ہے۔ پھر یہ امر اس کی طرف ایک دن میں چڑھے گا جس کی مقدار تمہاری گنتی کے مطابق ایک ہزار سال ہوگی"۔ یہاں امر سے مراد دنیا کی اصلاح ہے کہ جس میں ایمان جو دنیا سے اٹھ گیا تھا دوبارہ زندہ ہوا۔ اور اس آیت کریمہ کی منشاء یہ ہے کہ وہ ایمان جو دنیا پر دوبارہ قائم ہوا ہے اس پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ بھی دنیا سے رخصت ہو جائے گا اور آسمان پر اٹھا لیا جائے گا۔ صحیح احادیث میں لکھا ہے کہ راستی کا یہ غلبہ تین قرنوں تک رہے گا جو تخمیناً تین سو برس کے قریب ہوتی ہے۔ یعنی حضرت سلطان الانبیاء شہنشاہ مرسلین سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد تین سو برس تک راستبازی کا دنیا پر غلبہ رہے گا۔ پھر اس کے بعد ایک ایسا تاریکی کا زمانہ آئے گا جو ایک ہزار برس تک رہے گا جس میں شیطان کے زنجیر کھولے جائیں گے اور بدی راستبازی پر غالب آ رہے گی۔ اس زمانہ کے لوگوں کو اصطلاح شرعی میں فیج اعوج کہا گیا ہے جس کے معنے ہیں بگڑی ہوئی جماعت۔ اس ایک ہزار سال کی ایک تاریک رات کے بعد جب دجّالی فتنوں کا اثر حد نہایت کو پہنچ چکے گا اور لوگ گمراہ ہو چکیں گے تو پھر صداقت کا آفتاب دنیا پر طلوع فرما کر اندھیرے کی افواج کو پسپا کرے گا۔ اور نور وہدایت کی شعاعوں سے عالم کو منور فرمائے گا۔ اس طرح گویا آنحضرت ﷺ سے تیرہ سو برس بعد مسیح موعودؑ کا ظہور ثابت ہوتا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ وہ تیرہ سو برس گزر کر ہجری سنہ چودھویں صدی شروع ہو گئی ہوئی ہے۔ اب ان دونوں حسابوں کے شمار کی رو سے یہی بات قرار پاتی ہے کہ نزول و ظہور مسیح موعودؑ کا یہی زمانہ ہے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ کسی مامور و مرسل کے ظہور و نزول کے زمانہ اور اس کی صداقت کی معرفت کے لئے صرف ایسی پیشگوئیاں ہی اکیلا معیار نہیں، پیشگوئیاں عموماً استعارہ کے رنگ میں ہوتی ہیں اور عوام الناس اس حقیقت کو سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں۔ وہ ان کے لفظی طور پر پورے ہونے کے منتظر رہتے ہیں۔ اور اس باعث سے سخت غلطی میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور نفس مطلب کو پانے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اس لئے ہم نے اس بحث میں پیشگوئیوں کی تفصیل پر حصر نہیں کیا بلکہ ان کی تفصیل میں داخل نہیں ہوئے۔ ہم نے وہ موٹے امور بیان کر دینے پر یہاں اکتفا کیا ہے جو مختلف مذاہب میں متفق علیہ ہیں۔ اور انہیں امور کا تذکرہ کیا ہے جو ہر مذہب میں قریباً ہمرنگ مانے جاتے ہیں اور جو متفق علیہ ہونے کی وجہ سے حقیقی طور پر نفس امر کا مغز اور اصل اصول ہیں اور دوسرے تمام امور ان کی تفاصیل اور تشریحات ہیں۔ آخری زمانہ کے مصلح کے ظہور اور نزول کے زمانہ کے متعلق ہم نے چند ایسے اصولی امور بیان کر دئے ہیں جن پر ہر مذہب کو مشترک طور پر اتفاق ہے۔ ہم نے ایسے امور کو لیا ہی نہیں جن میں اختلاف موجود تھا۔

اسی طرح اب ہم ذیل میں یہ امر دکھائیں گے کہ اس آخری مصلح کا ظہور و نزول پیشگوئیوں کی رو سے اسی ملک میں ہونا ضروری تھا۔ یسعیاہ باب ۴۱ آیت ۲ میں مامور آخر زمان کے نزول کے متعلق لکھا ہے: "کس نے اس راستباز کو پورب کی طرف سے برپا کیا"۔ اسی طرح مشہور و معروف فارسی مصلح زردشت موعود مصلح آخرزمان کے متعلق کہتا ہے کہ وہ مشرقی علاقہ میں ہی پیدا ہوگا۔ ایسا ہی حضرت مسیح علیہ السلام بھی اپنی استعاروں اور تماثیل سے بھری ہوئی زبان میں یہی فرماتے ہیں کہ وہ موعودؑ پورب ہی میں نازل ہوگا کیونکہ آپ نے کہا ہے کہ مسیح کا آنا بجلی کی چمکار کی طرح ہوگا جو مشرق میں چمکتی ہے۔ جس سے صاف یہی پایا جاتا ہے کہ مسیح موعودؑ کا نزول مشرق ہی میں ہوگا۔ ایسا ہی حضور فخر موجودات سرور رسل محمد مصطفیٰ ﷺ نے مشرق ہی کی طرف اپنی مبارک انگلی سے اشارہ کر کے فرمایا کہ مسیح موعودؑ اور دجّال کے درمیان اسی طرف سے جنگ شروع ہوگا اور اس پر اور وضاحت سے فرمایا کہ مسیح موعودؑ ایک ایسے مقام پر نازل ہوگا جو دمشق سے مشرق کی سمت واقع ہے۔ لیکن اب سوال یہ ہے کہ ان تمام پیشگوئیوں میں مشرق پر اتفاق کے معنے کیا ہیں؟

اس کے متعلق ہم اتنا لکھنا چاہتے ہیں کہ عہد نامہ عتیق کی رو سے جو علاقہ دریائے دجلہ اور فرات سے پار مسوپوٹامیہ، آرمینیا اور ایران سے ورے واقع ہے وہ مشرق ہے۔ ایسا ہی حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت رسول کریم محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیشگوئیوں میں عرب اور شام سے مشرق کی طرف کے ممالک پر مشرق کا لفظ چسپاں ہو سکتا ہے۔ لیکن زردشت کی پیشگوئی میں بھی جو خود ایران کا رہنے والا ہے اس آخری موعود کے نزول کی جگہ مشرق ہی بیان کی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس موعود کے نزول کے لئے کوئی ایسی سرزمین مقدر ہے جو فارس سے بھی مشرق میں واقع ہے۔ غرض ہندوستان سے مغرب کی طرف اقالیم میں جس قدر پیشگوئیاں اس موعود کے متعلق موجود ہیں ان سب میں مقام نزول موعودؑ مشرق ہی قرار دیا ہے۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ ہندوستان میں جو یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ کلجگ کے خاتمہ پر عظیم الشان اوتار نازل ہوگا اس میں اس کے نزول کے لئے ہندوستان سے باہر کسی ملک کا اشارہ نہیں کیا گیا۔ ان تمام پیشگوئیوں میں مشرق کا ذکر موجود ہونا اور ہند

ٹریول کی دنیا میں ایک نام
KMAS TRAVEL
پی آئی اے کے منظور شدہ ایجنٹ
پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ کسی اور جگہ جانے کی ضرورت نہیں
پارکنگ، پٹرول اور وقت بچایئے۔ Kmas Travel سے دنیا بھر میں جانے کے لئے ہوائی سفر کی بکنگ کروائیں اور گھر بیٹھے ٹکٹ حاصل کریں۔ پریشانی سے بچنے کے لئے قبل از وقت بکنگ کروائیں۔
عمرہ، حج، جلسہ سالانہ قادیان اور عید پر پاکستان جانے لئے ابھی سے اپنی نشست بک کروالیں
رابطہ: مسرور محمود + کاشف محمود
KMAS Travel Darmstadt . Germany
Tel: 06150-866391 Fax: 06150-866394
Mobile: 0170-5534658

ی پیشگوئیوں میں کسی غیر ملک یا سمت کا ذکر نہ پایا جانا اس بات کو صاف طور پر ثابت کر رہا ہے کہ اس بلند مرتبت مصلح آخرزمان کے نزول کے لئے یہی ملک ہندوستان ازل سے مقدر تھا۔ اس مختصر بحث کا فائدہ یہ حاصل ہوتا ہے کہ مختلف قوموں کی مختلف پیشگوئیوں میں جو بطور اجمال مصلح آخرزمان کا ذکر موجود ہے اس سے اس کے نزول کے زمانہ اور مقام کا سمجھنا بہت مشکل نہیں رہتا۔

ہم اس بات سے انکار نہیں کرتے کہ کوئی صاحب ان مسیح موعود کے نزول کی متعلقہ پیشگوئیوں سے کوئی اور نتیجہ ایسا نکال سکتا ہے جو ہمارے نتیجہ پیش کردہ سے مختلف ہو۔ لیکن یہ یقینی اور قطعی امر ہے کہ اگر ان متفرق پیشگوئیوں کے عام مفہوم اور متفقہ نتیجہ کو لیا جاوے تو وہی نتیجہ نکلے گا جو ہم نے پیش کیا ہے۔ تمام انبیاء کی تاریخ اس بات پر شہادت دیتی ہے کہ پیشگوئیوں کے معنے کرنے میں ان کے عام مفہوم کو مدنظر رکھنا چاہئے اور پیشگوئیوں کی تفصیلات پر زیادہ زور نہیں دینا چاہئے۔ اگر ہم تمام مذاہب کی مشترکہ پیشگوئیوں میں سے قدر مشترک نکالنا چاہیں تو سوائے اس نتیجہ کے جو ہم نے اوپر بیان کیا ہے اور کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔

غور طلب امر یہ ہے کہ آخری زمانہ میں ایک مصلح کے آنے کی پیشگوئی متفقہ مفہوم کے ساتھ بہت ساری اقوام میں مروج ہے۔ اس پیشگوئی کا اس طریق سے اکثر مذاہب میں موجود ہونا اور اسلام میں اس کے متعلق نشانات کا معیّن ہونا دو ایسے اہم اور ضروری امور ہیں جن سے کوئی اور نتیجہ نکالنا ممکن ہی نہیں۔ ہم نے ابھی ذکر کیا ہے کہ اس نتیجہ کے سوا اور کوئی نتیجہ اس پیشگوئی کا تراشنا پُر از خطر راہ ہوگی۔ کیونکہ اس کی بنا نہ صرف پیشگوئی کی سرسری شہادت پر ہی ہوگی بلکہ ایسے خیالات پر ہوگی جو تمام ایسے حقائق اور واقعات سے جدا ہونگے جو علی الاطلاق ان پیشگوئیوں کے معنوں پر روشنی ڈالنے والے ہیں۔ یہ بات اس مثال سے اور بھی واضح ہو سکتی ہے کہ اس زمانہ میں کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ابھی دنیا میں تشریف نہ لائے تھے تو بنی اسرائیل مسیح کے انتظار میں تھے۔ پھر جب مسیح آئے اور انہوں نے اپنے دعویٰ نبوت کی منادی کی تو وہی منتظر بنی اسرائیل اسے کذاب اور مفتری علی اللہ سمجھنے لگ گئے۔ اس تکذیب کی وجہ یہ نہ تھی کہ بنی اسرائیل مصلح کی ضرورت سے بیخبر تھے اور اس بات سے ناواقف تھے کہ قدیمی پیشگوئی کے عام مفہوم کی رو سے وہ زمانہ ہی نزول مسیح کا زمانہ تھا بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ پیشگوئی کی بعض خاص باتوں پر بہت زور دیتے تھے۔ مثلاً بہت ساری پیشگوئیوں میں سے ایک پیشگوئی جو مسیح کے نزول کی خبر دیتی تھی اس میں یہ شرط لگی ہوئی تھی کہ گزشتہ نبیوں میں سے حضرت الیاس (ایلیا) آسمان سے دنیا پر پھر تشریف لاویں گے۔ اور مسیح اس وقت نازل ہونگے جب کہ الیاسؑ آچکیں گے۔ چونکہ ابھی تک یہ شرط ان کے نزدیک پوری نہ ہوئی تھی یعنی الیاس آسمان سے نہ اترے تھے اس لئے وہ حضرت مسیح علیہ السلام کو جھوٹا مدعی نبوت سمجھتے تھے۔ اور ان کا خیال تھا کہ یہ بھی ان بہت سارے جھوٹے مسیحوں میں سے ایک مسیح ہے جن کی نسبت لکھا تھا کہ بہتیرے جھوٹے مسیح آئیں گے۔ اسی طرح مسیح کے متعلق اور پیشگوئیوں میں بھی اسی قسم کے کئی اور پہلو تھے جو لفظی طور پر یسوع کے متعلق پورے نہ ہوئے تھے۔ اور اس لئے یہوذی لوگ ان کی مخالفت پر تلے ہوئے تھے۔ یہودیوں نے اس غلط فہمی سے بہت خطرناک ٹھوکر کھائی اور بڑی تباہی اٹھائی۔ بلکہ کثیر حصہ اس نکبت اور ذلت اور بدنصیبی کا جو ان کو قومی طور پر ملا ہوا ہے وہ سب اسی ایک غلطی کی بدولت ہے کہ وہ ہر شق سے پیشگوئی کے لفظاً پورا ہونے پر اعتقاد بنائے ہوئے تھے۔ اس لئے کسی مدعی نبوت کے دعوے کے صدق و کذب کی شناخت اور فیصلے کے لئے سب سے محفوظ طریق یہ تھا کہ یہ امر دیکھ لیا جائے کہ بہ ہیئت مجموعی کیفیت عامہ کے ساتھ یہ پیشگوئی اس کے حالات کے ساتھ موافق ہے یا نہیں۔ یہاں تک تو اصول عامہ مشترکہ و مسلمہ سے ہمارے بیان کی ترجیح ثابت ہے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

بقیہ: جلسہ سالانہ آسٹریلیا از صفحہ ۱۶

نے "معاشرے پر منشیات کے بداثرات" کے موضوع پر تھی۔

اس کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی۔ یہ تقریب اس سال سے شروع ہوئی ہے جس میں جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے H.S.C پاس کرنے والے طلباء میں ایوارڈز تقسیم کئے گئے۔ اس موقع پر محترم امیر صاحب نے عزیز گلفام احمد صاحب کو ان کی اعلیٰ تعلیمی کارکردگی پر ایوارڈ عنایت فرمایا۔ عزیزم گلفام احمد صاحب نے ۹۹٫۶ فیصد نمبر حاصل کئے۔

تقسیم ایوارڈ کی تقریب کے بعد مجلس سوال وجواب شروع ہوئی جس میں ریسرچ سیل کے نمائندگان مکرم مولانا مسعود احمد شاہد صاحب، مکرم مولانا قمر داؤد کھوکھر صاحب، مکرم چوہدری خالد سیف اللہ خان صاحب، مکرم ڈاکٹر ریاض اکبر صاحب، مکرم ڈاکٹر محمد اسلم ناصر صاحب اور مکرم ڈاکٹر شہاب خان صاحب نے احباب کے سوالات کے جوابات دئے۔ نماز مغرب وعشاء اور کھانے کے وقفہ کے بعد مجلس شوریٰ کا دوسرا اجلاس مکرم امیر صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔

چوتھا اجلاس:

مورخہ ۱۵؍اپریل بروز اتوار صبح دس بجے مکرم چوہدری خالد سیف اللہ خان صاحب، نائب امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی صدارت میں جلسہ کے چوتھے اجلاس کا آغاز مکرم بشیر احمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہ مکرم ثاقب منظور صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام پیش کیا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم ملک نعیم حبیب اللہ صاحب نے "سیرت النبیؐ" کے موضوع پر کی۔ مکرم ڈاکٹر ریاض اکبر صاحب کی تقریر کا عنوان تھا "عصر حاضر کے بارے میں قرآنی پیشگوئیاں"۔ مکرم خلیل شیخ صاحب نے "اسلام اور حقوق انسانی" کے موضوع پر تقریر کی جبکہ مکرم رمضان شریف صاحب نے اس اجلاس کی آخری تقریر "Concept of God in the Australian Aborigines" کے موضوع پر کی۔

اختتامی اجلاس:

نماز ظہر و عصر اور کھانے کے وقفہ کے بعد اڑھائی بجے مکرم مولانا محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی صدارت میں جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کا آغاز مکرم مرزا منظفر احمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت کے بعد خاکسار ثاقب محمود عاطف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے ایک غیر از جماعت انڈونیشین دوست (جو کہ کینبرا سے تشریف لائے تھے) کو اپنے خیالات کے اظہار کی دعوت دی۔

معزز مہمان نے اپنی تقریر کے دوران بتایا کہ ان کے والد صاحب نے جو کہ الازہر یونیورسٹی کے تعلیم یافتہ تھے بتایا تھا کہ امام مہدی ظاہر ہونگے۔ معزز مہمان کی مختصر تقریر کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ آسٹریلیا اختتامی خطاب کے لئے تشریف لائے۔ محترم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں شادی کی اہمیت اور بعد میں پیدا ہونے والے مسائل کو موضوع سخن بنایا۔ آپ نے قرآن و حدیث کے حوالے سے شادی کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ آپ نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ شادی بیاہ کے معاملہ میں فریقین کو قرآنی حکم کے مطابق قولِ سدید سے کام لینا چاہئے تاکہ بعد میں کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔ آپ نے اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ شادی بیاہ کے معاملہ میں بات طے کرنے میں جلد بازی ٹھیک نہیں، بلکہ پوری چھان بین کے بعد فریقین تسلی کر کے بات پکی کریں۔ آپ نے فرمایا کہ بعض لوگ بیرون ملک جاتے ہیں اور رشتہ طلب کرتے ہیں اور جلدی جواب چاہتے ہیں جبکہ دوسرے فریق کو دعا اور معلومات کے لئے وقت چاہئے ہوتا ہے اور بعض دفعہ دوسرے فریق والے بھی غیر معمولی تاخیر کرتے ہیں جو کہ درست نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ بعض دفعہ عہدیداروں سے معلومات فراہم کرنے کے لئے کہا جاتا ہے۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ مکمل رپورٹ نہیں دینی چاہئے، گویا لحاظ داری ہونی چاہئے۔ اگر رپورٹ صحیح نہ دی جائے تو یہ دیانتداری کے خلاف ہوگا۔

آپ نے فرمایا کہ بعض لوگ باہر کے ملکوں سے پاکستان وغیرہ جاتے ہیں اور حق مہر کے معاملہ میں دھوکہ سے کام لیتے ہیں۔ مثلاً وہاں کی کرنسی میں ایک لاکھ حق مہر لکھایا جبکہ یہ یہاں کی ایک ماہ کی آمد اور بعض دفعہ اس سے بھی کم ہوتا ہے۔ اسی طرح آپ نے فرمایا کہ رشتہ کے معاملہ کو طے کرنے کے لئے اور کسی بھی مسئلہ کے پیدا ہونے کی صورت میں اسے نبھانے میں پوری احتیاط اور تقویٰ سے کام لینا چاہئے۔ ایک عمدہ گھر کی تعمیر کے لئے میاں بیوی کے علاوہ والدین، رشتہ داروں اور دوستوں کی بھی ذمہ داری ہوتی ہے۔

مکرم امیر صاحب نے جلسہ سالانہ کی حاضری بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سال اللہ کے فضل سے جلسہ سالانہ کی حاضری ۶۲۰ رہی۔ پہلے دن کی حاضری ۵۷۵ تھی جبکہ گزشتہ سال پہلے دن کی حاضری ۲۴۰ تھی۔ تینوں دن کی مجموعی حاضری ۱۷۲۰ رہی۔ مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ جب پہلا جلسہ سالانہ آسٹریلیا میں ہوا تھا تو اس کی حاضری بہت کم تھی اور آج اللہ کے فضل سے جلسہ کے کارکنوں کی تعداد اس حاضری سے بھی زیادہ ہے۔ اِس جلسہ میں ۱۲۰ کارکنان نے خدمت سرانجام دی۔ الحمد للہ علی ذلک۔

محترم امیر صاحب نے جلسہ کے جملہ انتظامات کی تعریف فرمائی۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا جو محض اللہ تعالیٰ کی خاطر سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے مسیح وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دیوانہ وار حاضر ہوئے۔ آپ نے نہایت ہی رِقت بھرے الفاظ میں سب مہمانوں کو الوداع کہا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم سارا سال اس موقعہ کا انتظار کرتے رہتے ہیں اور آپ لوگوں کے آنے سے ہمارے دل خوشی سے بھر جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو اور بحفاظت آپ کی منزل مقصود پر پہنچائے۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب نے پُرسوز اختتامی دعا کروائی۔ یوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آسٹریلیا کا یہ کامیاب جلسہ تین روز جاری رہنے کے بعد اپنے اختتام کو پہنچا۔

مکان و پلاٹ برائے فروخت
ماڈل ٹاؤن ھمک اسلام آباد میں ایک عدد مکان برائے فروخت
ڈرائنگ، ڈائننگ، ٹی وی لاؤنج، تین عدد بیڈروم اٹیچ باتھ اور کارپورچ
اس کے علاوہ ایک عدد رہائشی پلاٹ بھی برائے فروخت
مزید معلومات کے لئے مندرجہ ذیل فون پر رابطہ قائم کریں
00 + (49) 6181 73849
E-mail: modeltownhumak@hotmail.com

چراغ میرا ہے رات ان کی

احراری اُمّت کا عجیب و غریب مذہب

(دوست محمد شاھد۔مؤرخ احمدیت)

مجلس احرار کی بنیاد آل انڈیا نیشنل کانگرس نے ۲۹ر دسمبر ۱۹۲۹ء کو اپنے سالانہ اجلاس لاہور میں رکھی۔ اس مجلس کے روح رواں اور بانی ارکان وہی خلافتی لیڈر تھے جنہوں نے بقول سر محمد اقبال ایک ایسی قومیت کی راہ دکھائی جسے کوئی مخلص مسلمان ایک منٹ کے لئے بھی قبول نہیں کر سکتا اور "اسلام کا ہندوؤں کے ہاتھ بک جانا گوارا نہیں ہو سکتا"۔(مجموعہ مکاتیب اقبال حصہ اول صفحہ ۱۵۸ ۔ ناشر شیخ محمد اشرف تاجر کتب کشمیری بازار لاہور)

کتاب "رئیس الاحرار" صفحہ ۲۴۸ پر مولوی عزیزالرحمٰن جامعی لکھتے ہیں:

"۱۹۲۹ء کی لاہور کانگرس میں...... پنجاب خلافت کمیٹی کی بجائے مجلس احرار قائم ہوئی۔ جس کے دس سال تک والد صاحب (یعنی مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی۔ناقل) صدر رہے۔

(ناشر تعلیمی سماجی مرکز بلیماراں دہلی ۱۹۶۱ء ۔ایضاً "سید عطاء اللہ شاہ بخاری" صفحہ ۲۵۳ ۔ از شورش طبع دوم نومبر ۱۹۷۳ء)

احراریوں کے "مفکر و مصلح" چوہدری افضل حق آف گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور (ولادت ۱۸۹۱ء۔ وفات ۱۹۴۲ء) نے آل انڈیا احرار کانفرنس پشاور (منعقدہ ۷، ۸، ۹ر اپریل ۱۹۳۹ء) کے صدارتی خطبہ میں یہ دعویٰ کیا کہ:

"احرار...... ساقی کوثر کے نورانی ہاتھوں سے جام پی چکے ہیں پہلے ہی سے اخوت و مساوات کے نشے سے سرشار ہیں"۔

("خطبات احرار" صفحہ ۳۰ جلد اول مرتبہ شورش کاشمیری ناشر مکتبہ احرار لاہور۔ طبع اول مارچ ۱۹۴۴ء)

اسی زمانہ میں نامور امریکی مؤرخ John Gunther (ولادت ۳۰ر اگست شکاگو۔ وفات ۲۹ر مئی ۱۹۷۰ء) نے اپنی مشہور کتاب اندرون ایشیا (Inside Asia) کے صفحہ ۴۰۴ پر احراری ذہن کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھا:

"One other branch of Moslems should perhaps be mentioned: the Ahrars who are the left-wingers in the Punjab and who have joined the Congress. They are a curious combination: fanatic communalists in religious attitude, and at the same time political radicals. They have adopted the religious approach, their critics say, the better to reach the uninformed masses".

"یعنی مسلمانوں کی ایک اور شاخ کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ احرار پنجاب میں بایاں بازو ہیں اور وہ کانگرس کے ساتھ ہیں۔ وہ عجیب مجموعہ اضداد ہیں۔ ایک طرف وہ مذہبی اعتبار سے فرقہ پسند فدائی ہیں لیکن ساتھ ہی سیاسی انتہا پسند ہیں۔ وہ مذہب کے ذریعے عوام میں اثر پیدا کرتے ہیں۔ حالات کا جائزہ لینے والے کہتے ہیں کہ کم علم عوام تک پہنچنے کا یہی بہتر طریق ہے"۔

ذیل میں اسی مجموعۂ اضداد "احراری امت" اس کے سیاسی مذہب اور علمی جواہر ریزوں کا احراری لیڈروں کی تحریرات کی روشنی میں حروف تہجی کے اعتبار سے جائزہ لیا جاتا ہے۔

انہی کی محفل سنوارتا ہوں چراغ میرا ہے رات اُن کی

ملاحظہ ہوں:

احراری "تبرکات"

(الف)

ابلیسی پروپیگنڈا:

"یہ قول کہ کانگرس ہندوؤں کی جماعت ہے ...... کسی بہت بڑے ابلیس کا پروپیگنڈا ہے"۔

(سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مطبوعہ کتاب سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری از خان کابلی صفحہ ۴۸ ناشر ہندوستانی کتب خانہ ۱۳ ریلوے روڈ لاہور۔ اشاعت جون ۱۹۴۰ء)

احرار:

(الف)......چوہدری افضل حق: "وہ مذہب اسلام سے بھی بیزار ہیں اس لئے کہ اس کی ساری تاریخ شہنشاہیت اور جاگیر داری کی دردناک کہانی ہے۔ کسی کو کیا پڑی کہ وہ شہنشاہیت کے خس و خاشاک کے ڈھیر کی چھان بین کر کے اسلام کی سوئی کو ڈھونڈے تاکہ انسانیت کی چاک دامانی کا رفو کر سکے؟ اس کے پاس کارل مارکس کے سائنٹیفک سوشلزم کا ہتھیار موجود ہے"۔

(تاریخ احرار طبع دوم صفحہ ۱۴۶۔ ناشر مکتبہ احرار اسلام پاکستان لاہور۔ ملتان ۱۹۶۸ء)

(ب)......"ہم لوگ تو سچ پوچھو اسلام کو اپنی اغراض کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ خود اسلام کے لئے استعمال ہونا نہیں جانتے"۔(ایضاً صفحہ ۱۲۳)

(ج)......"عوام کے نمائندے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اپنی پگڑی پہلے ہی بغل میں دابے پھرتے ہیں اور دوسروں کی اچھل جائے تو افسوس نہیں کرتے"۔(ایضاً صفحہ ۹۷)

(ج)......"ہم نے ابھی تخریبی کام سیکھا ہے"۔

(ایضاً صفحہ ۲۶۱)

<u>شورش کاشمیری</u>: "احرار کسی بھی تخلیقی فکر کے مظہر نہ تھے مگر ایجی ٹیشن اور پراپاگنڈا کے فن میں بے مثال تھے۔ (سید عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ ۱۰۸ ۔ازشورش کاشمیری طبع اول ستمبر ۱۹۵۲ء ناشر مکتبہ چٹان لاہور)

اخبار آزاد ۲۷ر ستمبر ۱۹۵۸ء صفحہ ۱۷، ۱۸:

"یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مجلس احرار کے خطیبوں میں جذباتیت پھکڑ بازی اور اشتعال انگیزی کا عنصر غالب ہے۔ یہ ٹھیک ہے...... ہمارے احراری بزرگ اس میں سب سے آگے ہیں اسی لئے وہ رشک اور حسد کی نگاہوں سے دیکھے جاتے ہیں"۔

احسان احمد شجاع آبادی۔

عطاء اللہ شاہ بخاری کی تصویر اور فرزند معنوی و روحانی۔ تصویر کے پجاری، قلم اور کتابوں کے چور اور زبان دراز۔

(قاضی صاحب صفحہ ۱۲۔۱۴۔۵۳۔۸۳ ۔ مؤلف سید انیس احمد شاہ گیلانی ناشر حیرت شملوی اکیڈیمی محمد آباد ضلع رحیم یار خان ۔ اشاعت ۱۹۷۰ء)

افضل حق (مفکر احرار)

"میرا دل کافر اور دماغ مسلمان ہے"۔

(تاریخ احرار صفحہ ۱۳)

اقلیت و اکثریت:۔

عطاء اللہ شاہ بخاری:۔

(الف) "ہم سے کہا جاتا ہے کہ جدھر اکثریت ہو ادھر تم بھی چلو اور اکثریت کا ساتھ دو۔ ہم اکثریت نہیں چاہتے۔ ہمیشہ اقلیت حق پر ہوتی ہے...... ہم نام نہاد اکثریت کی تابعداری نہیں کریں گے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اکثریت باطل پر ہے۔

(اخبار زمزم لاہور ۳۰ر اپریل ۱۹۳۹ء بحوالہ سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ ۱۱۶ از خان کابلی)

(ب) "اگر اکثریت کا لحاظ ہے تو حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر درود کیوں بھیجتے ہو یزید پر درود پڑھو"۔

('فرمودات امیر شریعت' صفحہ ۲۵۔ ترتیب حکیم مختار احمد الحسینی مکتبہ تعمیر حیات چوک رنگ محل لاہور)

اخبارات:

سید عطاء اللہ شاہ بخاری۔

"اخباروں نے آغاز سے اب تک بڑے بڑے جھوٹ گھڑے ہیں اگر اس جھوٹ کا بوجھ ماؤنٹ ایورسٹ پر پڑتا تو وہ بھی زمین میں دھنس چکی ہوتی"۔

(سید عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ ۱۸ ۔از شورش)

اللّٰہ:۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریر ملتان (اپریل ۱۹۴۸ء)

(الف) "اب تو اپنا یہ مسلک ہے کہ اللہ کو خوش کروں یا نہ کروں پر تم کو ناراض نہ کروں"۔

("خطبات امیر شریعت" صفحہ ۹ مرتبہ جانباز مرزا۔ ناشر مکتبہ تبصرہ بیرون دہلی گیٹ لاہور)

(ب) "ہم خدا کو جانتے ہی نہیں، محمدؐ کو جانتے ہیں"۔(صفحہ ۱۲۶)

(ج) "خدا کے معاملہ میں جو جی آئے کہو"۔

(شاہ جی صفحہ ۱۱۔ از نذیر مجیدی لائلپوری ناشر جدید بک ڈپو اردو بازار لاہور، طبع اول ۱۹۶۵ء)

چوہدری افضل حق:

"اخوت و مساوات کے علاوہ کسی اونچ نیچ کے اصول پر سوسائٹی کی تعمیر کرنے والا خدا اگر ڈھونڈے سے بھی مل جائے گا تو احرار کے ہاتھوں سے پناہ نہ پائے گا اور اس کی عافیت مخدوش ہو جائے گی"۔(خطبات احرار صفحہ ۲۷)

الہامی صحیفہ:۔

کتاب "تاریخ احرار" مؤلفہ چوہدری افضل حق۔

(تحریر مولوی عبیداللہ احرار لائلپور ۱۷ر فروری ۱۹۶۸ء مشمولہ "تاریخ احرار" طبع دوم صفحہ ك)

امام السارقین:۔

مراد مولوی لقاء اللہ عثمانی جو میانوالی جیل میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے ساتھ نظر بند تھے۔ (سید عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ ۲۲ طبع اول)

امیر شریعت:۔

"شاہ جی نے فرمایا...... یار لوگوں نے شریعت کو نہ ماننے کے لئے میرا نام امیر شریعت رکھ دیا ہے"۔

(فرمودات امیر شریعت صفحہ ۴۸)

انگریز:۔

"انگریزی حسن انتظام کی ایک دنیا قائل ہے اور سچ بھی یہ ہے کہ انگریزی اس زمانے میں بھی جرمنی سے دوسرے درجہ پر خوش سلیقہ ہے"۔

(چوہدری افضل حق ۔تاریخ احرار صفحہ ۱۱۳)

انگریز کے ایجنٹ کا الزام:

چوہدری افضل حق:۔

"کانگرسی مسلمان کا مذہب بیحد متشکک اور متشدد ہے۔ ۱۹۳۵ء سے پہلے تو لوگوں کو سی آئی ڈی اور انگریز کے ایجنٹ کا الزام لگانا عام تھا۔ کانگرسی مسلمان...... دوسروں کو ہمیشہ بدعقل اور دوسروں کا آلہ کار سمجھتے ہیں...... جھوٹی خبروں کے اصرار اور تکرار کو بھی پروپیگنڈے کے فن کا اہم جزو قیاس کیا جاتا ہے۔ انسان کچھ وقت کے لئے دروغِ بے فروغ کو بھی سچائی کی جان سمجھنے لگ جاتا ہے۔ بعض وقت

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

تو دوسروں کو کہے بیوقوف بن کر اپنی پگڑی میں ہاتھی ٹٹولنے لگ جاتا ہے کیونکہ معتبر راوی کہہ دیتا ہے بھلے مانس تیری پگڑی میں ہاتھی ہے کانگرسی مسلمانوں نے بھی بعض کے کان میں یہی پھونک دیا ہے کہ بھیاّ مسلمانو! **احرار انگریز کے ایجنٹ ہیں**"۔(تاریخ احرار صفحہ ۱۱۴۔۱۱۵)

"لیگ کا نقاب اوڑھے ہوئے انگریز کا ایجنٹ ...... تاک میں رہتا ہے کہ کب کانگرسی مسلمان کی زبان سے کوئی غیر محتاط کلمہ نکلے"۔

(خطبات احرار صفحہ ۲۰)

انگریزی زبان:

شورش کاشمیری:۔

"شاہ جی...... کا تعلق دیوبند کے اس مدرسۂ فکر سے ہے جس نے انگریزی پڑھنا پڑھانا حرام قرار دیا تھا...... ان کے عقیدہ میں خرابی کی اصل جڑ انگریزی تعلیم ہے"۔('سید عطاء اللہ شاہ بخاری' صفحہ ۲۲۔ طبع اول ستمبر ۱۹۵۶ء)

انگریزی مدارس:

شاہ جی نے انگریزی مدرسوں میں داخلہ کے معاملہ میں کہا:

"یہ کیوں نہیں کہتے کہ تمہارے بچے مر جائیں یا اپنے ہاتھوں بچوں کو قتل کردو...... لعنت بر پدر فرنگ"۔

(فرمودات امیر شریعت" صفحہ ۵۹)

انگلستان:

لندن آنے کی دعوت پر "امیر شریعت" نے جواب دیا:

"میں نے اپنی زندگی کے قریباً چالیس برس ان کی مخالفت کی ہے۔ اس بنا پر میرا ضمیر اس ملک میں جانے کی اجازت نہیں دیتا"۔

("حیات امیر شریعت"۔ صفحہ ۳۴۱۔ از جانباز مرزا ۔ناشر مکتبہ تبصرہ لاہور طبع اول اپریل ۱۹۷۶ء)

☆......☆......☆......☆

ب

بادشاہ:

چوہدری افضل حق:

"اسلام میں بادشاہ اور امراء کا وجود ہی ثابت نہیں"۔(تاریخ احرار صفحہ ۲۵۰)

بازاری عورت:

تقریر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری (کانفرنس لاہور ۱۹۵۳ء)

"پاکستان ایک بازاری عورت ہے جس کو احرار نے مجبوراً قبول کیا ہے"۔

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت صفحہ ۲۷۵)

بدقسمت:

شورش کاشمیری:

"احراری اپنی تمام تر صلاحیتوں اور عظیم قربانیوں کے باوجود بدقسمت تھے۔ ان کی مثال بدقسمت جرمن قوم کی سی ہے کہ جانثاری کے باوجود ہر معرکہ میں ہار ان کا نوشتہ تقدیر رہی ہے۔ تحریک خلافت میں احرار نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ملک کے طول و عرض کو گرما دیا لیکن کھویا سب کچھ، پایا کچھ بھی نہیں"۔

("سید عطاء اللہ شاہ بخاری" صفحہ ۱۶۲۔ از شورش کاشمیری طبع اول ستمبر ۱۹۵۶ء)

بکواس:

حجۃ الاسلام بانی دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کے نزدیک آنحضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ موصوف بوصف نبوت بالذات تھے۔ "اور انبیاء میں جو کچھ ہے وہ ظل اور عکس محمدی ہے"۔

(تحذیر الناس صفحہ ۳۳ مطبوعہ خیر خواہ سرکار پریس سہارنپور ۱۳۰۹ھ)

مگر امیر شریعت احرار نے ۱۶؍فروری ۱۹۵۳ء کو ایک جلسہ عام میں تقریر کی کہ:

"ہم چودہ سو سال سے اس مذہب کی حفاظت کررہے ہیں...... **ہم بروزی اور ظلّی کی بکواس** بھی سننا پسند نہیں کرتے"۔

("خطبات امیر شریعت" صفحہ ۱۴۸۔ از جانباز مرزا ناشر کتبہ تبصرہ بیرون دہلی گیٹ لاہور)

بوجھ بجھکڑ:

پاکستان بنانے والے۔

(افضل حق خطبات احرار صفحہ ۴۱)

☆......☆......☆......☆

پ

پاکستان:

چوہدری افضل حق۔

"احرار اس پاکستان کو پلیدستان سمجھتے ہیں"۔(خطبات احرار صفحہ ۸۳)

"پاکستان انگریزی ایجنٹوں کا فریب ہے"۔

(پمفلٹ اراکین مرکزی مسلم پارلیمنٹری بورڈ)

عطاء اللہ شاہ بخاری:

"جناب (یعنی آنحضرتؐ) کہیں آیا کرتے ہونگے مگر پاکستان تو نہیں آسکتے"۔

(فرمودات امیر شریعت صفحہ ۴۹)

پنڈت کرپارام برہمچاری:

شورش کاشمیری:

"بہت سے قیدی بیرنگ خط لکھتے جو بیرونی سنسر شپ کی وجہ سے پکڑے جاتے...... شاہ جی نے اس کا توڑ پیدا کیا۔ پنڈت کرپارام برہمچاری کے نام سے اپنے احباب کو دیناج پور جیل سے علی التواتر خطوط لکھتے رہے اور یہ نام سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا ترجمہ یا بدل تھا"۔(سید عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ ۷۳۔ از شورش کاشمیری طبع اول)

پیغمبرانہ انداز:

مولوی تاج محمود ایڈیٹر "لولاک" فیصل آباد:

"شاہ جی ...... شکل و صورت سے لے کر نشست و برخاست تک ہر بات میں پیغمبرانہ انداز رکھتے تھے"۔

(شاہ جی صفحہ ۲۵۶۔ از نذیر مجیدی طبع اول ۱۹۶۵ء ناشر جدید بکڈپو اردو بازار لاہور)

پیشاب کی جھاگ:

چوہدری افضل حق مفکر احرار در مدح احرار:۔

"جانوروں کی طرح بے شعور محنت کر کے جینا اور کیڑوں کی طرح مرنا ہماری بے عمل زندگی کا عنوان ہے۔ باسی کڑھی کے اُبال کی طرح ہم اٹھتے ہیں اور پیشاب کی جھاگ کی طرح ہم بیٹھ جاتے ہیں"۔(تاریخ احرار صفحہ ۱۵۶)

☆......☆......☆......☆

ت

تابوت کا آخری کیل:

اقبال اسد۔

"یہ ایک تاریخی المیہ ہے کہ...... مجلس احرار تحریک پاکستان میں شامل نہ ہوسکی......... ایک فعاّل جماعت نے تحریک پاکستان کی مخالفت کر کے اپنے تابوت میں خود آخری کیل ٹھونک لی"۔

(شاہ جی صفحہ ۳۵۲)

تبرک:

عطاء اللہ شاہ بخاری نے تحریک خلافت کے دوران میانوالی ڈسٹرکٹ جیل کے ساتھیوں کی دینی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ:

"صوفی اقبال پانی پتی کے مشغلے خدا کی پناہ۔ عبداللہ چوڑی والے کی **ٹکسالی گالیاں تبرک کی طرح تقسیم ہوتیں**"۔

(فرمودات امیر شریعت صفحہ ۲۴)

تبلیغی روح:

چوہدری افضل حق:

"میں نے تو علمائے دین تک کو دیکھا ہے جن کی روح تبلیغ کا شہرہ ہے کہ عمر بھر سے خاکروب گھر پر آتا ہے مگر ان کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ آؤ زندگی میں ایک دن اسے کلمے کی تبلیغ کردیں۔ ساری عمر غیر مسلم ہمسایہ پہلو میں بستا ہے لیکن ایک لحہ یہ خیال نہیں آتا کہ چلو چل کر اسلام کی خوبی اس کے ذہن نشین کریں......... نتیجہ یہ ہے کہ یہ مذہب تبلیغی اور جہادی روح سے محروم ہوگیا"۔

(تاریخ احرار صفحہ ۱۰۶)

"خدا نے مجلس احرار کو زبان آور لوگ دئے ہیں...... مگر کسی احراری لیڈر کو یہ کہتے نہیں سنا کہ مسلمانو تم بھی اپنے دینی اور تبلیغی فرائض کو ادا کرو اور غیر مسلموں میں اسلام کا تحفہ پیش کرو...... جب ان کا یہ حال ہے تو دوسروں سے کیا توقع...... **ہر ایک اپنی دکان چلانے میں مصروف ہے اور کار دین سے سب غافل ہیں**"۔(خطبات احرار صفحہ ۷۳)

تصویر:

شورش کاشمیری اپنی کتاب "سید عطاء اللہ شاہ بخاری" صفحہ ۱۹ (طبع اول) میں رقمطراز ہیں:

"وہ تصویر کا رکھنا اور کھنچوانا شرعاً ممنوع سمجھتے ہیں...... میرے میاں نے منع فرمایا ہے...... اور وہ میاں کے لقب سے حضور سرور کائنات ﷺ (فداہ ابی وامی) کو یاد کرتے ہیں"۔

تعزیہ:

تعزیہ اور دوسری رسوم: "یہ سب فتنے انگریز کے کھڑے کئے ہوئے ہیں"۔

(سید عطاء اللہ شاہ بخاری۔ شاہ جی صفحہ ۳۰۸)

تلوار:

شاہ جی کی تقریر لاہور ۲۳؍اکتوبر ۱۹۲۶ء باغ بیرون دہلی دروازہ، پنڈال احرار نگر:۔

"مذہب اسلام نے مذہب کے معاملہ میں جبر و اکراہ سے کام نہیں لیا بلکہ اپنے عمل سے اسلام کی تلقین کی...... کوئی تلوار کارگر نہیں ہوتی۔ اخلاق کی تلوار انسان کو ہمیشہ کے لئے رام کرلیتی ہے"۔

(سوانح حیات سیدعطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ ۱۰۳۔ از خان کابلی۔ اشاعت جون ۱۹۴۰ء)

☆......☆......☆......☆

(ج)

جارحانہ اقدام:

"اسلام کسی کے خلاف جارحانہ اقدام کی تلقین نہیں کرتا"۔

(تقریر شاہ جی اوکاڑہ، اگست ۱۹۵۱ء منقولہ "خطبات امیر شریعت" صفحہ ۷۸)

جدّہ:

شورش کاشمیری:

"جدہ میں اب صرف دو چیزیں عرب ہیں ایک زبان، دوسرے اذان۔ باقی **ہر چیز پر یورپ کی چھاپ لگی ہوئی ہے**"۔

("شب جائے کہ من بودم" صفحہ ۱۱ از شورش مطبوعات چٹان لاہور۔ طبع دوم ۲؍ستمبر ۱۹۷۱ء)

جلیل القدر فرزند ہند:

گاندھی جی۔

(چوہدری افضل حق۔ خطبات احرار صفحہ ۸۴)

جمال سروری:

مراد عطاء اللہ شاہ بخاری۔

(شاہ جی صفحہ ۴۰۱)

جمعیۃ العلماء ہند:

"وہ ابتدا میں کانگرس کی امدادی جماعت تھی۔ وہ کانگرس کے فیصلوں پر مذہبی جواز کا فتویٰ دے کر مسلمانوں میں اسے محترم بناتی تھی"۔

(ایضاً صفحہ ۹۳)

جواہر لال نہرو (پنڈت):

۱۹۳۳ء میں صدر مجلس احرار ہند مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی کا بیان:

"میرا دل چاہتا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو پنجاب میں آئیں اور اپنا سوشلزم پھیلائیں"۔

("رئیس الاحرار" صفحہ ۱۶۷)

لدھیانوی صاحب کا عقیدہ تھا کہ:

"دس ہزار جینا اور شوکت اور ظفر جواہر لال نہرو کی جوتی کی نوک پر قربان کئے جاسکتے ہیں"۔

(چمنستان۔ از ظفر علی خان۔ صفحہ ۱۶۵)

(باقی آئندہ شمارہ میں)

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

بقیہ: گنی بساؤ کا تبلیغی و تربیتی سیمینار از صفحہ ۱۶

وفد مختلف جنگلوں اور دریاؤں کو عبور کرتا ہوا اس روحانی تربیتی پروگرام میں حاضر ہوا۔ الحمد للہ علی ذالک

ریجن ھذا کے افراد جماعت اور غیر از جماعت احباب پیدل، سائیکلوں اور بعض پبلک ٹرانسپورٹ پر اور ایک کثیر تعداد جماعت کے ٹرک کے ذریعہ مقام سیمینار تک پہنچی۔ اس طرح کل ۶۷ دیہات و مقامات سے ۴۵۰ سے زائد حاضرین (مرد وزن) سیمینار میں شامل ہوئے۔

تیاری

سیمینار کے انعقاد سے قریباً ایک ماہ پہلے سے ہی مختلف جہات سے تیاری کا کام شروع ہو گیا تھا۔ ریجنل معلم انچارج ابو بکر انجاء صاحب اور ان کے ساتھی چند نوجوانوں نے طویل سفر پیدل و سائیکل پر کرکے لوگوں کو آگاہ کیا اور تیار کیا۔ اور مقام سیمینار کی تیاری کے سلسلہ میں بھی ان معلمین اور "کلاک" گاؤں کے احمدی خواتین و حضرات نے کمال جذبہ محبت سے وقار عمل کے ذریعہ کام مکمل کیا۔

ریڈیو نیشنل گنی بساؤ اور ریڈیو ریجنل بافاٹا کے ذریعہ سیمینار کے انعقاد کا اعلان بھی بار بار کیا گیا۔ ان اعلانات کے ذریعہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے لوگوں کو اپنے شکوک رفع کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ کیونکہ مخالفین ملک بھر میں کچھ عرصہ سے جماعت کے خلاف پراپیگنڈہ کرنے میں مشغول ہیں۔ اب جب ہمارے کسی بھی پروگرام کا اعلان ریڈیو وغیرہ پر ہوتا ہے تو بہت سے لوگ اس بات کا واضح اظہار کرتے ہیں کہ یہ جماعت اسلام کی دشمن یا غیر مسلم کیسے ہو سکتی ہے جس کے سارے پروگرام ہی اس قسم کے ہیں۔

افتتاح

مورخہ ۲۱ر فروری بروز بدھ بعد از نماز عصر مکرم حمید اللہ صاحب ظفر، امیر و مشنری انچارج گنی بساؤ کی زیر صدارت سیمینار کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں علاقہ کے معززین، سرکاری و غیر سرکاری اہلکاروں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم اور پرتگیزی زبان میں ترجمہ اور نظم کے بعد امیر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں حصول علم بالخصوص دینی علم کے حصول اور اس کے ساتھ عمل صالح کی اہمیت و برکات کے موضوع پر قرآن و حدیث کی روشنی میں خطاب کیا۔ اور جملہ حاضرین و سامعین کو دعوت عام دی کہ اس سیمینار میں کسی بھی قسم کا دینی سوال کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد سیمینار کے پروگرام کے متعلق احباب کو مطلع کیا گیا اور شرکاء میں کاپیاں اور قلم تقسیم کئے گئے تاکہ نوٹس وغیرہ لے سکیں۔

پروگرام

سیمینار کے پروگرام کا آغاز روزانہ نماز تہجد سے کیا جاتا جس میں سو فیصد حاضرین شامل ہوتے رہے۔ نماز فجر کے بعد روزانہ مختلف موضوعات پر درس قرآن دیا جاتا رہا۔ ناشتہ اور تیاری وغیرہ کے وقفہ کے بعد باقاعدہ تدریس کے اوقات شروع ہوتے جس کی تفصیل اس طرح ہے:

(۱)...... قرآن کریم ناظرہ:

یسرنا القرآن کی مدد سے حاضرین کو قرآن کریم ناظرہ سیکھنے کے ابتدائی اصول سکھائے گئے جس سے الحمد للہ بہت سے حاضرین نے قرآن کریم سیکھنا شروع کر دیا اور بکثرت لوگوں نے قاعدہ یسرنا القرآن خریدے۔

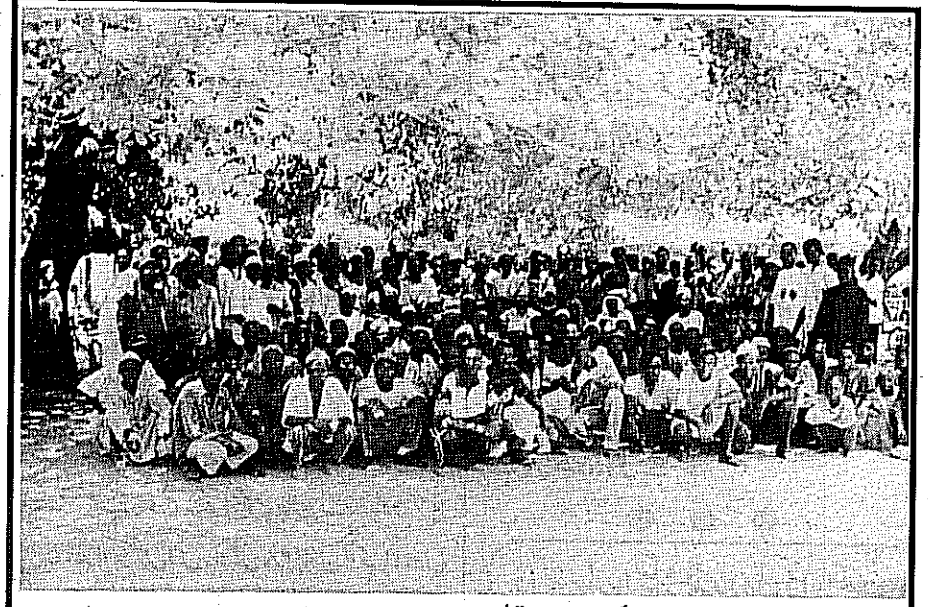

کلاک (Calque) گنی بساؤ کے تبلیغی و تربیتی سیمینار میں شامل ہونے والے احباب

(۲) فقہ:

اسلام کے پانچ بنیادی ارکان کی تفصیل مع مختلف مسائل کی وضاحت کے بیان کی گئی۔ نیز شادی بیاہ وغیرہ کے مسائل بھی سمجھائے گئے۔

(۳) حدیث:

حدیث کی مشہور کتب کا تعارف، حدیث و سنت میں فرق اور اہم دینی فرائض کی وضاحت احادیث کی روشنی میں کی گئی۔

(۴) تفسیر القرآن:

تفسیر القرآن کی اہمیت سے احباب کو آگاہ کیا گیا۔ نیز قرآن مجید کی ابتدائی سورتیں فاتحہ، بقرہ کے کچھ حصوں اور آخری چند سورتوں کی تفسیر بیان کی گئی۔

(۵) کلام:

اس حصہ میں جماعت احمدیہ کے ممتاز عقائد وفات مسیح ناصری، امام مہدی کی آمد و صداقت اور ختم نبوت کی حقیقت وغیرہ موضوعات پر روشنی ڈالی گئی۔ نیز عیسائیت اور بہائیت کا تعارف کروایا گیا۔

روزانہ صبح نو بجے سے شام سات بجے تک مندرجہ بالا مضامین کے تدریسی اوقات ترتیب وار جاری رہتے۔ درمیان میں دوپہر کے کھانے اور نماز کا وقفہ دیا جاتا رہا۔ انہی اوقات کے دوران احباب کو تصاویر کی مدد سے حضرت امام مہدی علیہ السلام اور خلفاء کا تعارف کروایا گیا۔ نیز دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی و تعلیمی سرگرمیوں کا خاکہ بھی دکھایا گیا۔ نیز نظام جماعت سے آگاہ کیا گیا۔

مجلس سوال وجواب:

روزانہ نماز مغرب اور نماز عشاء کے بعد مجلس سوال وجواب منعقد کی جاتی رہی جو سیمینار کا سب سے دلچسپ پروگرام رہا۔ کیونکہ اس میں احباب بڑے ذوق و شوق سے شرکت کرتے اور مختلف موضوعات پر سوالات کرتے۔ محترم امیر صاحب ان سوالات کے جواب دیتے۔

زیادہ تر سوالات فقہی مسائل، رسوم و رواج اور جماعت احمدیہ کے عقائد کے متعلق ہوئے۔

قارئین کی دلچسپی کے لئے چند سوالات نمونۃً تحریر کئے جاتے ہیں جو عموماً اس قسم کے پروگراموں میں کثرت سے کئے جاتے ہیں:

☆......اکیلے نماز پڑھنے سے قبل اقامت کہنی ضروری ہے یا نہیں؟ ☆......افریقی لوگ عموماً تشہد میں بیٹھنے کی حالت میں سلام پھیرنے تک مسلسل شہادت کی انگلی کھڑی رکھتے ہیں اور بعض مسلسل اسے حرکت دیتے رہتے ہیں جبکہ احمدی ایسا نہیں کرتے۔ کیوں؟ ☆......اگر کسی لڑکے لڑکی کے آپس میں تعلقات ہوں اور بچہ بھی پیدا ہو جائے تو کیا اس کے بعد وہ آپس میں شادی کر سکتے ہیں؟ ☆...... عورت کے ختنہ کی اسلام میں کیا حیثیت ہے؟ کیونکہ افریقہ میں عموماً یہ کیا جاتا ہے۔ ☆......خطبہ جمعہ سے قبل اور نماز کے بعد سنتوں کی ادائیگی کی تفصیل کیا ہے؟ کیونکہ افریقہ میں نماز جمعہ میں فرض کی ادائیگی کے بعد سنتیں ادا نہیں کرتے۔ ☆......غیر شادی شدہ عورت کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی یا نہیں؟ ☆......عقیقہ کرنے کا مسنون طریق کیا ہے؟ ☆......امام مسجد کے فرائض کیا ہیں؟ کیونکہ افریقہ میں عقیقہ، جنازہ شادی وغیرہ رسوم میں امام کی شرکت فرض گردانی جاتی ہے۔ ☆......مردے کی تجہیز و تکفین و تدفین کے مسائل کے متعلق مسنون احکامات کیا ہیں؟ ☆......کیا بے نماز آدمی یا نمازی مگر شرابی آدمی کی نماز جنازہ ہو سکتی ہے؟ ☆......جماعت احمدیہ کا تعارف۔ کیا یہ نیا دین ہے؟

اختتام:

مورخہ ۲۷ر فروری بروز منگل دوپہر بارہ بجے کے بعد سیمینار کی اختتامی تقریب امیر صاحب کی صدارت میں ہوئی۔ اس تقریب میں علاقہ کے چند سرکاری اہلکار حضرات کو بھی مدعو کیا گیا۔ ان کے علاوہ بہت سے گاؤں کے ائمہ اور لوکل چیف وغیرہ بھی تشریف لائے۔

تلاوت اور نظم کے بعد سیمینار میں شامل ہونے والے بعض نومبایعین، دور دور سے آنے والے چند مہمانوں اور چند غیر از جماعت احباب کو باری باری اظہار خیالات کی دعوت دی گئی۔ قریباً سبھی افراد کے خیالات کا لب لباب یہی تھا کہ اس نوعیت کے پروگرام جو ملک کے دُور دراز علاقوں اور بڑے شہروں کے علاوہ ملک کے اندرونی جنگلات وغیرہ میں آباد گاؤں میں جماعت احمدیہ منعقد کرتی رہتی ہے اسلامی تعلیمات سے لوگوں کو آگاہ کرنے کا ایسا کام سوائے جماعت کے کسی اور کے نصیب میں نہیں ہے اور نہ ہی ہو سکتا ہے۔ ہم دعاگو ہیں کہ جماعت احمدیہ جس مقصد کو لے کر دنیا بھر اور بالخصوص افریقہ جیسے مشکل براعظم میں جدوجہد کر رہی ہے اللہ تعالیٰ اسے جلد سے جلد اس کے مقصد عظیم میں کامیاب کرے۔ (آمین)

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں احباب کی تشریف آوری پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ نیز اپنے اور جملہ شرکاء کی جانب سے میزبان گاؤں کے احباب کا بھی شکریہ ادا کیا جس کے مرد وزن اس کامیاب سیمینار کے انعقاد میں دن رات انتھک محنت سے مشغول کار رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر سے نوازے۔ مکرم امیر صاحب نے جماعت احمدیہ کے عقائد اور مقاصد کا حوالہ دیتے ہوئے نصیحت کی کہ دعاؤں اور عمل کے ذریعہ وہ دین اسلام کی نصرت کے جہاد میں شامل ہو جائیں۔

اجتماعی دعا کے ساتھ سیمینار اپنے اختتام کو پہنچا۔ اور اس کے ساتھ ہی احباب قافلہ در قافلہ اپنے علاقوں کی جانب واپس روانہ ہونے شروع ہو گئے۔

ذرائع ابلاغ:

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے سیمینار کے انعقاد کے سلسلہ میں اعلانات ریڈیو نیشنل گنی بساؤ اور ریڈیو بافاٹا کے ذریعہ متعدد بار نشر ہوئے۔ اسی طرح سیمینار کے افتتاح کی خبر مع مکرم امیر صاحب کے انٹرویو کے ریڈیو نیشنل نے اپنی قومی خبروں میں نشر کی۔ اسی طرح سیمینار کے اختتام کی خبر بھی ریڈیو نیشنل سے نشر ہوئی۔

فرائض تدریس:

سیمینار کے دوران مرکزی مبلغین سلسلہ اور مقامی معلمین نے تدریس کے فرائض انجام دئے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

Money Matters
Mortgages, Remortgages
Secured-unsecured Loans
Homeowner Loans,
Tenent Loans,Personal Loans,
Credit Cards,
Current-Savings accounts,
Business Finance
FEEL FREE TO CCONTACT
Mr.Khalid Mahmood
Tel:020 8649 9681 Fax:020 8686 2290
Mobile: 07931 306576
Your home is at risk if you do not keep up repaymants on mortgage or any other loan secured on it

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ ہمارا پتہ ہے:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY, LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت ابوطالب

آنحضرت ﷺ کے چچا اور حضرت علیؓ کے والد حضرت ابوطالب کا نام عبد مناف تھا۔ دیگر روایتوں میں عمران اور شیبہ نام بتائے گئے ہیں۔ آپ کے والد کا نام حضرت عبدالمطلب اور والدہ کا نام فاطمہ بنت عمرو تھا۔ آپ ۵۴۰ء میں مکہ میں پیدا ہوئے اور ۶۲۰ء میں وفات پائی۔ آپکے مختصر حالات روزنامہ ”الفضل“ ربوہ ۸ر مارچ ۲۰۰۰ء میں مکرم لئیق احمد بلال صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہیں۔

حضرت ابوطالب نے دو شادیاں کیں۔ پہلی بیوی فاطمہؓ بنت اسد نے اسلام قبول کرلیا جن سے چار بیٹے اور تین بیٹیاں جبکہ دوسری بیوی سے ایک لڑکا ہوا۔ آنحضرت ﷺ کی پرورش اپنے دادا حضرت عبدالمطلب کی وفات کے بعد حضرت ابوطالب کے سپرد ہوئی اور آپ نے اس فرض کو ادا کرنے میں بے مثال کردار ادا کیا۔ آپ نے آنحضورؐ سے اس قدر محبت کی کہ مقابل پر اپنے بچوں کی بھی پرواہ نہیں کی۔ ایک بار جب آپ شام کا سفر کرنے والے تھے اور سفر کی صعوبتوں کی وجہ سے اپنے بھتیجے محمدؐ کو اپنے ہمراہ لے جانا نہ چاہتے تھے لیکن جب آپ چلنے لگے تو بارہ سالہ محمدؐ آپ کے ساتھ لپٹ گئے۔ تب آپ نے حضورؐ کو بھی اپنے ہمراہ لے لیا۔

آنحضرت ﷺ کے دعوئ نبوت کے بعد آپ نے اپنے قبیلے اور سرداری کی محبت کو بھی اپنے بھتیجے کی محبت پر قربان کردیا۔ تین سال تک شعب ابی طالب کی گھاٹی میں محصور بھی رہے اور بعض اوقات درختوں کے پتے کھاکر گزارہ کرلیا لیکن حضورؐ سے شفقت میں کمی نہ آئی۔ اس محاصرہ کے ختم ہونے کے کچھ ہی عرصہ بعد ۱۰ر نبوی میں ہی آپ نے وفات پائی اور الحجون کے آبائی قبرستان میں دفن کئے گئے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ”جب یہ آیتیں اتریں کہ مشرکین رجس ہیں پلید ہیں شرالبریہ ہیں سفہاء ہیں اور ذریت شیطان ہیں...... تو ابوطالب نے آنحضرتؐ کو بلاکر کہا کہ اے میرے بھتیجے! تیری دشنام دہی سے قوم سخت مشتعل ہوگئی ہے اور قریب ہے کہ تجھ کو ہلاک کریں اور ساتھ ہی مجھ کو بھی...... مَیں تجھے خیرخواہی کی راہ سے کہتا ہوں کہ اپنی زبان کو تھام اور دشنام دہی سے باز آجا ورنہ مَیں قوم کے مقابلے کی طاقت نہیں رکھتا۔ آنحضرت ﷺ نے جواب میں کہا کہ اے چچا! یہ دشنام دہی نہیں ہے بلکہ اظہار واقعہ ہے اور یہی تو کام ہے جس کے لئے مَیں بھیجا گیا ہوں۔ اگر اس سے مجھے مرنا درپیش ہے تو مَیں بخوشی اپنے لئے اس موت کو قبول کرتا ہوں، میری زندگی اس راہ میں وقف ہے۔ مَیں موت کے ڈر سے اظہار حق سے رُک نہیں سکتا اور اے چچا! اگر تجھے اپنی کمزوری اور اپنی تکلیف کا خیال ہے تو تُو مجھے پناہ میں رکھنے سے دست بردار ہوجا، بخدا مجھے تیری کچھ بھی حاجت نہیں، مَیں احکام الٰہی پہنچانے سے کبھی نہیں رکوں گا۔ مجھے اپنے مولیٰ کے احکام جان سے زیادہ عزیز ہیں۔ بخدا اگر مَیں اس راہ میں مارا جاؤں تو چاہتا ہوں کہ پھر بار بار زندہ ہوکر ہمیشہ اسی راہ میں مرتا رہوں۔ یہ خوف کی جگہ نہیں بلکہ مجھے اس میں بے انتہا لذت ہے کہ اس کی راہ میں دکھ اٹھاؤں۔ آنحضرتؐ یہ تقریر کررہے تھے اور چہرہ پر سچائی اور نورانیت بھری ہوئی رقت نمایاں ہورہی تھی۔ اور جب آنحضرتؐ یہ تقریر ختم کرچکے تو حق کی روشنی دیکھ کر بے اختیار ابوطالب کے آنسو جاری ہوگئے اور کہا کہ مَیں تیری اس اعلیٰ حالت سے بے خبر تھا۔ تُو اَور ہی رنگ میں اور اَور ہی شان میں ہے۔ جا اپنے کام میں لگا رہ۔ جب تک مَیں زندہ ہوں جہاں تک میری طاقت ہے، مَیں تیرا ساتھ دوں گا۔“

یہ مضمون بیان کرنے کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعودؑ حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں: ”یہ سب مضمون ابوطالب کے قصہ کا اگرچہ کتابوں میں درج ہے مگر یہ تمام عبارت الہامی ہے جو خداتعالیٰ نے اس عاجز کے دل پر نازل کی، صرف کوئی کوئی فقرہ تشریح کیلئے اس عاجز کی طرف سے ہے۔ اس الہامی عبارت سے ابوطالب کی ہمدردی اور دلسوزی ظاہر ہے لیکن بکمال یقین یہ بات ثابت ہے کہ یہ ہمدردی پیچھے سے انوار نبوت و آثار استقامت دیکھ کر پیدا ہوئی تھی۔“ (ازالہ اوہام، ص۱۱، ۱۲۔ روحانی خزائن جلد ۳)

حضرت ابوطالب کے اسلام قبول کرنے کے بارہ میں مؤرخین کی دونوں آراء ہیں۔ بخاری میں بیان ہے کہ جب حضرت ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو آنحضور ﷺ آپ کے پاس تشریف لائے۔ اس وقت وہاں پر ابوجہل اور ابولہب بھی موجود تھے۔ حضورؐ نے بے تاب ہوکر آپ سے کہا: چچا! کلمہ پڑھ لیجئے۔ ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ نے کہا کہ کیا تُو اب عبدالمطلب کے دین کو چھوڑتا ہے؟۔ انہوں نے بار بار یہی کہا، یہاں تک کہ آخری بات جو ابوطالب نے کہی وہ یہی تھی ”عبدالمطلب کے دین پر“۔ اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا کہ مَیں اس وقت تک آپ کے لئے مغفرت طلب کرتا چلا جاؤں گا جب تک مجھے منع نہ کردیا جائے۔

ایک دوسری روایت ہے کہ آپ کی وفات کے وقت جب حضورؐ نے کلمہ پڑھنے کو کہا تو آپ نے جواب دیا کہ اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میرے بعد تم پر اور تمہارے آباء واجداد پر گالیاں پڑیں گی اور یہ کہ قریش سمجھیں گے کہ مَیں نے موت کے ڈر سے کلمہ پڑھا ہے تو مَیں پڑھ دیتا۔ مَیں وہ کلمہ تمہاری خوشی کی خاطر پڑھ دیتا ہوں۔ حضرت عباسؓ نے آپ کے ہلتے ہوئے ہونٹوں کو کان لگاکر سنا اور پھر آنحضرتؐ سے کہا: ”برادرزادے! بخدا میرے بھائی نے وہ کلمہ پڑھ دیا جو تم پڑھانا چاہتے تھے“۔ ابوطالب کے متعلق شیعی مسلک یہی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے ایسے لوگوں کے ذکر پر جو غیرمذاہب میں برائے نام ہوتے ہیں مگر خلوصِ دل سے وہ اسلام کے مداح ہوتے ہیں، فرمایا: ”ابوطالب کی بھی ایسی ہی حالت تھی...... بجز اعتقاد کے محبت نہیں ہوا کرتی، اوّل عظمت دل میں بیٹھتی ہے پھر محبت ہوتی ہے“۔

......❁......❁......❁

ڈاکٹر جان الیگزینڈر ڈوئی کی ہلاکت

ڈوئی، سکاٹ لینڈ کا رہنے والا تھا۔ ۱۸۴۷ء میں پیدا ہوا اور بچپن میں اپنے والدین کے ساتھ آسٹریلیا چلا گیا جہاں ۱۸۷۲ء میں ایک کامیاب مقرر اور پادری کے طور پر پبلک کے سامنے آیا۔ کچھ عرصہ بعد اُس نے اعلان کیا کہ یسوع مسیح کے کفارہ پر ایمان لانے سے بیماروں کو شفا دینے کی قوت پیدا ہوجاتی ہے اور یہ قوت اُسے بھی عطا کی گئی ہے۔ ۱۸۸۸ء میں وہ سان فرانسسکو چلا گیا اور قریبی ریاستوں میں اپنے خیالات پھیلانے کے لئے کامیاب جلسے کئے۔ ۱۸۹۳ء میں شکاگو سے اخبار ”لیوز آف ہیلنگ“ شروع کیا۔ ۲۲ر فروری ۱۸۹۶ء کو ایک نئے فرقہ ”کرسچین کیتھولک چرچ“ کی بنیاد رکھی اور ۱۸۹۹ء یا ۱۹۰۰ء میں پیغمبر ہونے کا دعویٰ کردیا اور اپنے فرقہ کو ”کرسچین کیتھولک سپاسٹلک چرچ“ کا نام دیدیا۔ پھر صیحون نامی شہر کی بنیاد رکھی اور ظاہر کیا کہ مسیح اس شہر میں نازل ہوگا۔ اس سے اُس کے متبعین کی تعداد میں بہت اضافہ ہوا اور مالی امداد کے طور پر تیس لاکھ سے زائد روپیہ ملنے لگا۔ اُس نے یہ اظہار بھی کیا کہ اگر یہ ترقی اسی طرح جاری رہی تو ہم بیس سال میں ساری دنیا کو فتح کرلیں گے۔

ڈوئی شروع سے ہی آنحضرت ﷺ کے بارہ میں نازیبا کلمات استعمال کرتا تھا۔ ۲۵ر اگست ۱۹۰۰ء کو اپنے اخبار میں اُس نے اسلام کی تباہی کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے امریکہ اور یورپ کی عیسائی اقوام کو متنبہ کیا۔ حضرت مسیح موعودؑ کو اس کا علم ہوا تو آپؑ نے ۸ر اگست ۱۹۰۲ء کو ایک چٹھی لکھی جس میں حضرت مسیحؑ کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے ڈوئی کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ ۱۹۰۳ء میں حضورؑ نے اپنی چیلنج کو دہراتے ہوئے لکھا: ”مَیں ستر سال کے قریب ہوں اور ڈوئی جیسا کہ وہ بیان کرتا ہے پچاس برس کا جوان ہے لیکن مَیں نے اپنی عمر کی کچھ پرواہ نہیں کی کیونکہ مباہلہ کا فیصلہ عمروں کی حکومت سے نہیں ہوگا بلکہ خدا جو احکم الحاکمین ہے وہ اس کا فیصلہ کرے گا۔ اور اگر ڈوئی مقابلے سے بھاگ گیا تب بھی سمجھو کہ صیحون پر جلد آفت آنے والی ہے“۔

اگرچہ ڈوئی نے اس چیلنج کا جواب نہ دیا لیکن کئی امریکی اخبارات نے اس کی تشہیر کی جن میں سے ۳۲ اخبارات کے مضامین کا خلاصہ حضورؑ نے تتمہ حقیقۃالوحی میں درج فرمایا ہے۔ آخر جب ڈوئی کو جواب دینے پر مجبور کیا گیا تو اُس نے اپنے اخبار میں لکھا: ”ہندوستان کا ایک بے وقوف محمدی مسیح مجھے بار بار لکھتا ہے کہ یسوع مسیح کی قبر کشمیر میں ہے اور لوگ مجھے کہتے ہیں کہ تُو کیوں اس شخص کو جواب نہیں دیتا۔ مگر کیا تم خیال کرتے ہو کہ مَیں ان مچھروں اور مکھیوں کو جواب دوں گا۔ اگر مَیں ان پر اپنا پاؤں رکھوں تو مَیں ان کو کچل کر مار ڈالوں گا“۔

حضورؑ کو جب ڈوئی کی اس گستاخی کی اطلاع ملی تو آپؑ نے اللہ کے حضور اس فیصلے میں کامیابی کے لئے زیادہ توجہ اور الحاح سے دعائیں شروع کردیں۔

ڈوئی کی اخلاقی موت اس طرح ہوئی کہ کچھ ہی عرصہ بعد ایک شخص نے خود کو ڈوئی کے بیٹے کے طور پر پیش کردیا۔ ۲۵ر ستمبر ۱۹۰۴ء کو ڈوئی نے اس کا انکار کیا۔ قریباً ایک سال بعد یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء کو ڈوئی پر فالج کا شدید حملہ ہوا۔ ۱۹ر دسمبر کو دوسرا شدید حملہ ہوا اور وہ بیماری سے لاچار ہوکر صیحون سے ایک جزیرہ کی طرف چلا گیا۔ جونہی وہ صیحون سے نکلا تو مریدوں کو علم ہوا کہ وہ نہایت ناپاک، شرابی اور تمباکو نوش انسان تھا۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ اُس نے ایک لاکھ سے زائد روپیہ صیحون کی خوبصورت عورتوں کو بطور تحائف دیدیا تھا۔ ڈوئی ان الزامات سے اپنی بریت ثابت نہ کرسکا۔ آخر اپریل ۱۹۰۶ء میں اس کی کونسل کے نمائندوں نے ہی اُس کو برطرف کرکے والوا کو اپنا قائد منتخب کرلیا۔ ڈوئی نے عدالتوں کے ذریعہ صیحون اور روپے پر قبضہ حاصل کرنے کی بڑی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ جب وہ واپس صیحون آیا تو کوئی شخص بھی اُس کے استقبال کو موجود نہ تھا۔ جسمانی حالت ایسی تھی کہ خود ایک قدم بھی نہیں اٹھاسکتا تھا اور اُس کے حبشی غلام اُسے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے کر جاتے تھے۔ اسی حالت میں وہ دیوانہ ہوگیا اور ۹ر مارچ ۱۹۰۷ء کی صبح بڑی حسرت کے ساتھ دنیا سے کوچ کرگیا۔

یہ مضمون روزنامہ ”الفضل“ ربوہ ۹ر مارچ ۲۰۰۰ء میں مکرم محمد جاوید صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

......❁......❁......❁

روزنامہ ”الفضل“ ربوہ ۱۸ر اگست ۲۰۰۰ء میں شامل اشاعت مکرم مظفر منصور صاحب کے منظوم کلام سے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں:

قامت جو ہوئے تم تو ہوئے جان کنی کے
معنی ہی بدلنے لگے محشر بدنی کے
جو بھی ہے سخن معجزہ حرف و بیاں ہے
نازاں ہیں سخن بھی تری گوہر سخنی کے
اِک میں ہی کہاں تنہا، تجھ حسن کا قیدی ہوں
عالم ہیں اسیری میں تری سرو تنی کے

Muslim TV AHMADIYYA

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

02/07/2001 - 08/07/2001

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours.
For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344
ALL TIMES ARE NOW GIVEN IN GMT

Monday 2nd July 2001

00.00 Tilawat, News
01.00 Children's Corner: Class No.136, Rec:07.02.99
02.00 MTA USA: Documentary Blackbird aeroplanes
03.00 Rohani Khazine Volume 3 of Izala Oham
03.30 Rencontre avec les Francophones Rec: 23.06.01
04.30 Learning Chinese: Lesson No. 220 ®
04.55 Liqa Ma'al Arab:Session No.348 Rec:26.11.97
06.05 Tilawat, News, Dars Malfoozat
07.00 Interview: of Saqib Zervi Sahib
Produced by MTA Pakistan
08.00 Rohani Khazain: ®
09.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.348 ®
10.00 Indonesian Service: Friday Sermon
11.00 Learning Chinese: Lesson No.220 ®
11.35 Children's Corner: Workshop Session No.1
12.05 Tilawat, News, Dars ul Hadith
12.30 Bengali Service: Various Items
13.30 Rencontre Avec Les Francophones: ®
15.00 MTA USA: Documentary
Aeroplanes with sea legs ®
16.00 Children's Corner: Class with Huzoor ®
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.15 French Programme: Interview
19.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.348 ®
20.00 Turkish Programme: Various Items
20.30 Rencontre Avec Les Francophones ®
21.30 Ruhani Khazaine: Quiz Programme ®
23.30 Learning Chinese: Lesson No.220 ®

Tuesday 3rd July 2001

00.05 Tilawat, News, Dars ul Hadith
01.00 Children's Corner: Yassarnal Quran Class Lesson No.1
01.25 Children's Corner: Guldasta No.40 MTA Pakistan
02.00 Tarjumatul Quran Class: With Huzoor
Lesson No.196, Rec:30.04.97
03.15 Medical Matters: Speech
By Dr Masood Alhasan Noori Sahib
Topic: Prevention of heart disease
03.45 Mulaqat With Bengali Friends Rec: 26.06.01
04.40 Learning Languages: Le Francais c'est Facile
Lesson No.5 Presented by Naveed Marty Sahib
05.05 Urdu Class: With Huzoor Lesson No.212
06.05 Tilawat, News, Dars ul Hadith
07.05 Pushto Programme: Friday Sermon Rec: 12.05.00
08.00 Medical Matters: Speech ®
By Dr Masood Alhasan Noori Sahib
Topic: Prevention of heart disease
09.00 Urdu Class: With Huzoor ®
10.00 Indonesian Service: Various Programmes
11.00 Children's Corner: Guldasta No.40 by MTA Pakistan
11.20 Children's Corner: Yassarnal Quran Class ®
11.35 Learning Languages: Le Francais c'est Facile ®
12.05 Tilawat, News
12.30 Bengali Service: Various Items
13.30 Bengali Mulaqat: With Huzoor ® Rec: 26.06.01
14.40 Documentary: The Millennium Dome
Produced by MTA International
15.00 Tarjamatul Quran Class: Lesson No.196, ®
16.15 Children's Corner: Guldasta No.40 ®
Produced by MTA Pakistan
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat French Programme
18.20 French Programme: Learning French Lesson No.5
19.00 Urdu Class: With Huzoor ® Lesson No.212
20.05 MTA Norway: Book reading
Presented by Noor Ahmad Truls Bolstad Sahib
20.30 Bengali Mulaqat: With Huzoor ®
21.30 Medical Matters: Speech ®
By Dr Masood Alhasan Noori Sahib
Topic: Prevention of heart disease
21.55 Tarjamatul Quran Class: With Huzoor ®
23.25 Le Francais C'est Facile: Lesson No.5 ®

Wednesday 4th July 2001

00.05 Tilawat, News
01.00 Children's Corner: Hikayatee Shereen
Presented by Shaukat Gohar Sahiba
01.15 Children's Corner: Waqfeen e Nau
03.00 MTA Lifestyle: Perahan Sewing Lesson No.1
03.30 Mulaqat: With Huzoor & Atfal Rec: 19.01.00
04.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.349 Rec: 27.11.97
05.30 Learning Languages: Urdu Asbaaq Lesson No. 53
Presented by Maulana Ch. Hadi Ali Sahib
06.05 Tilawat, News
07.00 Children's Corner: Waqfeen e Nau Prog. ®
Production of MTA Pakistan
08.00 Swahili Programme: Muzakhrah
Topic: The status of women in Islam
09.0 Liqaa Ma'al Arab: Session No.349
10.05 MTA Lifestyle: Perahan, Lesson No.1 ®
10.30 Indonesian Service: ®
11.30 Learning Languages: Urdu Asbaaq No. 53 ®
12.05 Tilawat, News
12.35 Bengali Service: Various Items
13.30 Atfal Mulaqat: With Huzoor ®
15.00 Documentary
16.00 Children's Corner: Waqfeen e Nau ®
Production of MTA Pakistan
16.40 Learning Languages: Urdu Asbaaq No.53 ®
16.45 German Service: Various Items
18.05 Tilawat & French Programme
19.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.349 ®
20.15 Atfal Mulaqat: With Huzoor ®
21.00 Documentary: ®
22.20 MTA Lifestyle: Perahan Sewing Lesson No.1
23.00 Speech: By M. Azam Akseer Sahib
On the occasion of J/S Rawalpindi 1999
23.30 Learning Languages: Urdu Asbaaq No.53 ®

Thursday 5th July 2001

00.05 Tilawat, News, Dars Malfoozat
01.00 Children's Corner: Guldasta No.41
Produced by MTA Pakistan
01.25 Documentary: A visit to Rome
Produced by MTA International
01.45 Homeopathy Class: Lesson No.33 Rec: 16.08.94
03.00 Quiz: History of Ahmadiyyat Lesson No.91
Hosted by Faheem Ahmad Khadim Sahib
03.30 Q/A Session With Hazoor Rec: 31.05.96
04.30 Learning Turkish: Lesson No.1
05.00 Urdu Class: With Huzoor ®
06.05 Tilawat, News, Dars Malfoozat
07.00 Children's Corner: Guldasta No.41 ®
Produced by MTA Pakistan
07.35 Documentary: Kite Festival Bassant
Produced by MTA Pakistan
08.00 Sindhi Prog.: Quiz seerat un Nabi (saw)
08.30 Sindhi Prog.: The importance of Namaz
09.00 Urdu Class: With Huzoor ®
10.00 Quiz: History of Ahmadiyyat ® Part No.91
10.30 Indonesian Service: Various Items
11.30 Learning Turkish: Lesson No.1 ®
12.05 Tilawat, News, Dars Malfoozat
12.30 Q/A Session: Final Part ®
13.30 Bengali Service: Friday Sermon Rec:04.08.95
15.00 Homeopathy Class: Lesson No.33 ®
16.05 Children's Corner: Guldasta No.41 ®
Produced By MTA Pakistan
16.40 Documentary: A visit to Rome ®
By MTA International
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.15 French Programme: Various Items
19.20 Urdu Class: With Huzoor
20.45 Q/A Session: With Huzoor ®
21.50 Homeopathy Class: Lesson No.33 ®
23.00 Quiz: History of Ahmadiyyat ® Part No.91
23.00 Learning Turkish: Lesson No.1 ®

Friday 6th July 2001

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
01.00 Children's Corner: from Canada Class No.53
With Naseem Mehdi Sb
00.40 Majlis-e-Irfan: With Huzoor Rec:06.10.00
01.40 Lajna Magazine: No.2
Host: Aliya Ismat Khaar Sahiba
02.15 Documentary: Exibition
From Nusrat Jehan Academy Rabwah
Produced by MTA Pakistan
02.35 Urdu Class: With Huzoor
04.00 MTA Sports: Cricket Match
Rabwah vs Jhang
06.05 Tilawat, News
06.50 Saraiky Programme: Friday Sermon
07.25 Lajna Magazine: No.2 ®
08.45 Urdu Class: With Huzoor ®
10.05 Indonesian Service: Various Items
10.35 Bengali Service: A New Ahmadi Mosque
11.00 Children's Corner: Class No.53 ®
Produced by MTA Canada
12.00 Friday Sermon: Live From London
13.00 Tilawat, Dars Malfoozat, News
13.40 Majlis e Irfan: With Huzoor ®
14.40 MTA Sports: Cricket Match Rabwah vs Jhang
15.00 Friday Sermon: ®
16.00 Children's Corner: Class No.53 ®
Produced by MTA Canada
17.00 German Service: Various Items
18.00 Tilawat, Dars ul Hadith
18.15 Urdu Class: With Huzoor ®
19.40 Belgian Programme
21.10 Documentary: Exhibition ®
At Nusrat Jehan Academy Rabwah
21.30 Friday Sermon ®
22.30 Lajna Magazine: No. 2 ®
23.0 MTA Sports: Cricket Match ®

Saturday 7th July 2001

00.00 Tilawat, News, Dars ul Hadith
01.00 Children's Corner: Waqfeen e Nau Prog.
Based on the Waqfeen e Nau Syllabus
Produced by MTA Pakistan
02.00 Friday Sermon: Rec.06.07.01 ®
03.00 Computer for Everyone: Part 106
Presented By Mansoor Ahmad Nasir Sahib
03.30 Mulaqat: With German Speaking Friends
Rec:27.06.01
04.30 Learning Language: Urdu Asbaaq
Lesson No.1
Presentation of MTA International
05.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.350
Rec: 27.11.97
06.05 Tilawat, Nazm, Dars ul Hadith
07.00 MTA Mauritius: Children's Class
08.00 MTA Bharat: Waqfeen e Nau Items
08.30 Documentary: Exhibition
09.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.350 ®
10.00 Indonesian Service: Various Items
11.00 Learning Languages: Urdu Asbaq ®
11.30 Children's Corner: Waqfeen e Nau ®
12.05 Tilawat, News
12.35 Bengali Service: Various Items
13.35 Mulaqat With German Speaking Friends ®
14.35 Computers For Everyone: Part No.106 ®
15.10 Quiz: Khutbat-e-Imam
16.00 Children's Class: With Huzoor
Rec: 07.07.01
17.00 German Service: Various Items
18.00 Tilawat & French Programme
19.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.350 ®
20.00 Arabic Programme: Tafseer ul Kabir
By Munir Adilbi Sahib
20.30 Mulaqat With German Speaking Friends ®
21.30 Computers for Everyone: Part No.106 ®
22.00 Children's Class: Class with Huzoor ®
23.00 Quiz: Khutabate-e-Imam ®
23.30 Learning Languages: Urdu Asbaq ®

Sunday 8th July 2001

00.05 Tilawat, News
00.30 Children's Corner: Class with Huzoor
01.30 Darsul Quran: From London
By Hadhrat Khalifatul Masih IV
03.00 Hamari Kainat:
Presented by Sayed Tahir Ahmad Sahib
03.30 Mulaqat: Young Lajna and Nasirat
Rec:01.07.01
04.30 Documentary
04.50 Urdu Class: With Huzoor
06.05 Tilawat, News
07.00 Dars ul Quran: (1998) By Huzoor ®
08.30 Chinese Programme: Book reading
Presented by Usman Chou Sahib
09.00 Urdu Class: With Huzoor ®
10.00 Indonesian Service: Various Items
11.00 Children's Corner: Class with Huzoor ®
12.05 Tilawat, News
12.30 Bengali Service: Various Items
13.30 Mulaqat: Young Lajna and Nasirat ®
15.00 Friday Sermon: Rec.06.07.01 ®
16.30 Children's Corner: Class with Huzoor ®
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat & English Programme
19.00 Urdu Class: With Huzoor ®
20.00 Hamai Kaenat ®
20.30 Mulaqat: With Nasirat & Young Lajna ®
22.00 Dars ul Quran ®
By Hadhrat Khalifatul Masih IV

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 8 | Friday, June 29, 2001 | Issue No. 26

جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے ۱۷ویں جلسہ سالانہ کا انعقاد

براعظم آسٹریلیا کے طول وعرض سے ٦٢٠ عشاقِ احمدیت کی شرکت

(ثاقب محمود عاطف ۔ سیکرٹری اشاعت آسٹریلیا)

خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے جماعت ہائے احمدیہ آسٹریلیا کا ۱۷واں جلسہ سالانہ اپنی اعلیٰ دینی روایات کے ساتھ مورخہ ۱۳ر سے ۱۵ر اپریل ۲۰۰۱ء کو مسجد بیت الہدیٰ سڈنی میں منعقد ہوا۔ اس پاکیزہ جلسہ میں براعظم آسٹریلیا کے ۶۲۰ احمدیوں نے شرکت کی جن میں ایڈیلیڈ، برزبین، کینبرا، میلبورن اور سڈنی کی جماعتیں شامل ہوئیں۔

اللہ کے فضل سے کئی ماہ پہلے سے ہی جلسہ سالانہ کی تیاریاں شروع کر دی گئی تھیں۔ جماعت کے افراد نے جن میں انصاراللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ شامل تھیں، نہایت ہی محنت اور جانفشانی سے جلسہ کے کاموں میں حصہ لیا۔ جلسہ سالانہ کے انتظامات کے سلسلہ میں ایک جلسہ کمیٹی تشکیل دی گئی اور مختلف شعبہ جات قائم کئے گئے جن میں استقبال، رجسٹریشن، لنگر خانہ، سیکیورٹی، تقسیم خوراک، آب رسانی، رہائش، اسٹیج اور صحت و صفائی وغیرہ شامل ہیں۔ ایم ٹی اے آسٹریلیا نے اس موقع پر جلسہ سالانہ کی ساری کارروائی ریکارڈ کی۔ جلسہ کے کارکنان کو مکرم امیر صاحب آسٹریلیا نے جلسہ سے قبل تفصیلی ہدایات سے نوازا۔ اسی طرح اللہ کے فضل سے جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات نہایت ہی اعلیٰ انداز میں سرانجام پائے۔ جلسہ سالانہ کی کارروائی کے لئے مسجد بیت الہدیٰ کے دونوں ہالز استعمال کئے گئے۔ جلسہ گاہ کو مختلف قسم کے بینرز سے سجایا گیا تھا۔ اسٹیج کا دلکش منظر جلسہ گاہ کی زینت کو بڑھا رہا تھا۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک بک اسٹال بھی لگایا گیا تھا۔ خواتین و حضرات کی کافی بڑی تعداد نے بک سٹال دیکھا اور سلسلہ کی کتب خریدیں۔ جلسہ سالانہ کے لئے معزز مہمانوں کی آمد کئی دن پہلے سے ہی شروع ہو گئی تھی۔ لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلسہ کے ایام سے پہلے شروع ہو کر ۱۶ر اپریل تک جاری رہا۔ مکرم سید محبوب جنود صاحب، مکرم مولانا قمر داؤد کھوکھر صاحب اور مکرم مولانا مسعود احمد شاہد صاحب نے نماز تہجد اور درس کے پروگرام سرانجام دئے۔

پہلا اجلاس:

جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس ۱۳ر اپریل کو بعد از نماز جمعہ تین بجے سہ پہر شروع ہوا۔ یہ اجلاس مکرم منیر احمد عابد صاحب صدر جماعت احمدیہ ایڈیلیڈ کی صدارت میں مکرم رانا اعجاز احمد صاحب کی تلاوت سے شروع ہوا۔ مکرم شیخ شفیق احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ منظوم کلام پیش کیا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا قمر داؤد کھوکھر صاحب نے "ہستی باری تعالیٰ" کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر مکرم چوہدری ناصر کاہلوں صاحب نے "اسلام میں خاندان کا تصور" کے موضوع پر کی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولانا مسعود احمد شاہد صاحب نے "نماز کی اہمیت" کے موضوع پر کی۔ شام ساڑھے پانچ بجے مجلس شوریٰ کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔

دوسرا اجلاس:

مورخہ ۱۴ر اپریل کو صبح دس بجے جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس کا آغاز لندن سے تشریف لانے والے مہمان خواجہ رشیدالدین قمر صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ مکرم مجیب الرحمٰن سنوری صاحب نے تلاوت قرآن کریم پیش کی۔ مکرم مولانا قمر داؤد کھوکھر صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم پاکیزہ کلام پیش کیا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم موسیٰ بن مصران صاحب نے "نئی صدی اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر عمر شہاب خان صاحب نے "مالی قربانی کی اہمیت اور جماعت احمدیہ کا مالی نظام" کے موضوع پر کی۔ مکرم اسامہ احمد چوہدری صاحب نے "پیشگوئی بابت حضرت مسیح موعودؑ" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم چوہدری سیف اللہ خان صاحب نے کی۔

صبح کے اجلاس کے وقت خواتین کے جلسہ گاہ میں ان کا اپنا علیحدہ پروگرام شروع ہوا جو کہ نماز ظہر و عصر کے وقفہ تک جاری رہا۔ اس موقع پر لجنہ کی طرف سے ایک نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ اس نمائش سے جو آمدنی ہوئی وہ ساری جماعت کے فنڈز میں جمع کروائی گئی۔

تیسرا اجلاس:

نماز ظہر و عصر کے بعد اڑھائی بجے مکرم ممتاز علی مقبول صاحب صدر جماعت احمدیہ برزبین کی زیر صدارت تیسرے اجلاس کا آغاز مکرم قمر احمد صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ مکرم جبار محمد صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام پیش کیا۔ اس اجلاس کی واحد تقریر مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

کلاک (Claque) گنی بساؤ (مغربی افریقہ) میں

سات روزہ تربیتی وتبلیغی سیمینار

(رپورٹ: رشید احمد طیب مبلغ سلسلہ گنی بساؤ)

جماعت احمدیہ گنی بساؤ نے ملک میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اسلام میں داخل ہونے والے نومبایعین کی تعلیم و تربیت اور نیز تبلیغی سرگرمیوں کو مزید ترقی دینے کے لئے مختلف علاقوں میں سیمینار منعقد کرنے کا پروگرام جاری کر رکھا ہے۔ یہ سیمینار ملک کے مختلف علاقوں میں مراکز کا انتخاب کر کے منعقد کئے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں سال رواں کا دوسرا سیمینار ماہ فروری ۲۰۰۱ء کی ۲۱ر تا ۲۷ر تاریخ تک ملک کے جنوبی ریجن کے گاؤں "کلاک" (Claque) میں منعقد کیا گیا۔ اس سیمینار کی مختصر رپورٹ دعا کی درخواست کے ساتھ ہدیہ قارئین ہے۔

کلاک (Calque) گنی بساؤ کے تبلیغی و تربیتی سیمینار میں شامل ہونے والے احباب جماعت

آمد شرکاء

ملک کے مختلف علاقوں میں سیمینار منعقد کرنے سے اہم مقصد تو یہ مدنظر ہوتا ہے کہ بالخصوص اس علاقہ کے لوگ مستفید ہو سکیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ گنی بساؤ یہ بھی کوشش کرتی ہے کہ دیگر دور کے علاقوں سے بھی چنیدہ نمائندگان مختلف گاؤں اور علاقوں کی نمائندگی کرتے ہوئے ایسے پروگراموں میں پہنچیں۔ اس سے ایک طرف علمی و روحانی فائدہ تو ہوتا ہی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ملک کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے احباب جماعت کا آپس میں تعلق بڑھتا اور واقفیت پیدا ہوتی ہے۔ اور سب سے بڑا فائدہ یہ بھی حاصل ہو رہا ہے کہ اس طرح سے جماعتوں میں آپس میں مسابقت فی الخیرات کی روح زندہ ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اس روایت کے پیش نظر اس سیمینار میں شرکت کے لئے بھی ایک طرف تو اس ریجن کے لوگ نہایت شوق وولولہ سے حاضر ہوئے۔ دوسری طرف ملک کے دور دراز علاقوں سے نمائندگان دو دن قبل سے ہی مقام سیمینار پر پہنچنا شروع ہو گئے۔

ریجن ووئی (Voi) کی مختلف جماعتوں کی نمائندگی کرتے ہوئے آٹھ افراد مکرم ناصر احمد صاحب کاہلوں، مبلغ سلسلہ کی قیادت میں اور ریجن بافاٹا اور گابو سے ۱۰ نمائندگان معلم عبداللہ امبالو صاحب کی قیادت میں طویل سفر کر کے شرکت کے لئے کلاک پہنچے۔ اسی طرح دارالحکومت بساؤ سے بھی چار افراد تشریف لائے۔ ہمسایہ ملک "گنی کوناکری" کے جو علاقے اس جانب سے گنی بساؤ سے ملتے ہیں ان علاقوں سے بھی ہمارے معلمین کے ذریعہ دعوت الی اللہ کا کام جاری ہے اور خدا کے فضل سے ہزاروں کی تعداد میں لوگ اسلام قبول کر چکے ہیں چنانچہ سیمینار کی اطلاع پا کر گنی کوناکری کے گیارہ مختلف دیہات کی نمائندگی میں بارہ افراد کا ایک

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔